



مرکز تحقیقات اسلامی

اصفهان

گامی



الرأیا  
علیها یصیب  
المرء

www. **Ghaemiyeh** .com  
www. **Ghaemiyeh** .org  
www. **Ghaemiyeh** .net  
www. **Ghaemiyeh** .ir

مکتبہ  
03

# دائستان ظہور

ڈاکٹر مہدی خندان آرائی

مؤسسہ آرائی



پیش الفاطمہ ہاؤس واپڈا ٹاؤن، مؤسسہ آل بیت لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# داستان ظور

مصنف:

مادی خدامیان آرانی

پرنه کرد پلشر:

موسسه ال البيت عليه السلام

یجیل پلشر:

کمپیوٹر ریسرچ انسٹیٹیوٹ اصفهان اسلامی

## براؤز کریں

- ۵ ..... براؤز کریں۔
- ۷ ..... داستان ظلمور۔
- ۷ ..... کتاب کی وضاحتیں۔
- ۸ ..... اشارہ۔
- ۱۰ ..... فلرست۔
- ۱۲ ..... سخن مترجم۔
- ۱۵ ..... سخن مٹولف۔
- ۱۶ ..... مکہ کا چاند کعبہ میں۔
- ۲۳ ..... سید محمد کاشفید لو نا۔
- ۲۹ ..... آباد گلر کسے؟
- ۳۵ ..... تین سو تیرے افراد آ نا۔
- ۴۱ ..... پرچم جو کسے بولتا؟
- ۵۰ ..... تلوار کسے جو پلے کو ریزے ریزے کرے۔
- ۵۷ ..... کعبہ کسے پاس کیا لورے؟
- ۶۱ ..... شیطان کی آوا ز کاسنائی دینا۔
- ۶۴ ..... لشکر سفیانی کارمین میں دلانس جانا۔
- ۷۰ ..... دس لزار کسے لشکر آنا۔
- ۷۴ ..... ناصرین امام علیہ السلام۔
- ۷۸ ..... نل جلدن والا لباس اور حیرت انگیز عصا۔
- ۸۵ ..... لزارو فرشتو کا مدد کسے لپے آنا۔
- ۹۱ ..... و کسے جو دوبارے زندے لوئے۔
- ۹۵ ..... لشکر امام زمانہ علیہ السلام کا نعرے؟
- ۹۹ ..... زخمیوں کی طبی امداد۔
- ۱۰۲ ..... اس بے پتھر کو لائو۔

- ۱۰۵ ----- لشکر امام کا مکلا واپس لو لانا
- ۱۰۹ ----- ملتاب کا دشمنوں سے انتقام
- ۱۱۱ ----- کوفہ کی جانب
- ۱۱۶ ----- سفیانی کا توبہ کرنا
- ۱۲۰ ----- ایک سخت جنگ کا سامنا
- ۱۲۵ ----- فلسطین کی طرف روانگی
- ۱۳۴ ----- کوفہ کی طرف واپسی
- ۱۳۸ ----- زمین پر جنت
- ۱۴۳ ----- آخری بات
- ۱۴۴ ----- کل بارہ میل مرکز

شناخت: خدامیان آرائی، مملدی، ۱۳۵۳ -

مصنف کا عنوان اور عنوان: داستان ظہور: ظہور امام زمان علیہ السلام کی برکات / مملدی خدامیان آرائی. ترجمہ: مولانا صادق عباس

اشاعت کی تفصیلات: لاہور: موسسہ ال البيت علیہ السلام، ۱۳۹۷.

ظہور: [۱۳۶] پی پی: ۱۴.۵ × ۲۱.

فراہم: کاموں کا مجموعہ؛ ۲.

آئی ایس بی بی: ۸۵۰۰۰۰-۲۱-۸۴۴۹-۶۰۰-۹۷۸-Rials:

فہرست کی حیثیت: FAPA (پانچویں ایڈیشن)

نو: پچھلا پرزہ: وسط، ۱۳۹۲.

نو: پانچویں ایڈیشن.

نو: بائبلگرافی: پی. [۱۳۵] - ۱۳۶.

ایک اور عنوان: وقت کے امام کی آمد کی خوبصورتی، عجلالہ تعالیٰ فرجہ الشریف.

موضوع: محمد بن حسن (ا آ)، بسم اللہ امام، ۲۵۵. کے انی

موضوع: محمد بن حسن، امام علیہ السلام - فکشن

موضوع: Muhammad ibn Hasan, Imam XII -- Fiction

موضوع: مملدیزم - پیدائش

کانگریس کی درجہ بندی: BP۲۲۴ /خ ۲۳۴ ۱۳۹۶

کی درجہ بندی دیویی: ۲۹۷/۴۶۲

قومی کتابچہ نمبر: ۴۷۴۶۷۷۰

## اشاره

داستان ظہور: (ظہور امام زمان علیہ السلام کی برکات)

تالیف: اکرم مدنی خدامیان آرائی

ترجمہ: مولانا صادق عباس

پیشکش: الفاطمہ فاؤنس واپاء فاؤن

ناشر: مؤسسہ ال البيت علیہ السلام لاہور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

تالیف: اکمل ممدی خدامیان آرانی

ترجمہ: مولانا صادق عباس

پروف ریڈنگ: مقصود حسین علوی

پیشکش: الفاطمہ اؤس واپہا اؤن

ناشر: مؤسسہ آل البيت عليه السلام لاہور

تاریخ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۹ ہجری...

## فہرست

سخن مترجم ۵

سخن مؤلف ۸

مکہ کا چاند کعبہ کی طرف آر ۱۰۰ ۹۰۰

سید محمد شہید ۱۶۰۰

آباد گھر ۱۰۰ ۲۲

تین سو تیرے افراد آجاتے ۲۸۰۰

پرچم جو کہ بولتا ۳۴۰۰

تلوار کہ پلے کو ریزے ریزے کرد ۴۳۰۰

کعبہ کہ پاس کیا ۱۰۰ ۵۰

شیطان کی آواز کاسنائی دینا ۵۴

لشکر سفیانی کا زمین میں دے انس جانا ۵۷

دس ہزار کہ لشکر کا آنا ۶۳

ناصرین امام علیہ السلام ۶۷

نہ جلنے والا لباس اور حیرت انگیز عصا ۷۱

۷۸۱ زارو فرشتو کا مدد کئے آنا

۸۴ و ک جو دوبار زند لوئے

۸۸۴ لشکر امام زمانہ علیہ السلام کا نعرہ

۹۲ زخمیو کی طبی امداد

۹۵ اس بے پتہر کو لائو

۹۸۱ لشکر امام کا مکہ واپس لو

۱۰۲ مہتاب ک دشمنو سے انتقام

۱۰۴ کوفہ کی جانب

۱۰۹ سفیانی کا توبہ کرنا

۱۱۳ ایک سخت جنگ کا سامنا

۱۱۸ فلسطین کی طرف روانگی

۱۲۷ کوفہ کی طرف واپسی

۱۳۱ زمین پر جنت

۱۳۶ آخری بات

## سخن مترجم

اقوام عالم ایک منجی عالم بشریت کے انتظار میں ہیں اور ہر کوئی اپنے عقیدے اور فہم و فراست کے مطابق اپنی مشکلات کے حل کے کسی ہستی کے منتظر ہیں کہ جس کے آنے سے زندگی میں بہتری آئے گی

امت مسلمہ میں اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت امام مہدی آخر الزمان میں ظہور کریں گے اور دنیا سے ظلم و ستم کا خاتمہ فرمائیں گے، ان کے ظہور کے بعد پوری دنیا پر اسلام کی حکومت لوگی اور دنیا حقیقی امن و سکون کا گہوار بن جائے گی

اسلامی کتب تاریخ و احادیث میں اس کی طرف واضح اشارے کیا گیا ہے لیکن اسلامی متون سے زمانہ ظہور کو اس طرح سے نکالنا کہ پانچ والوں کو بوریہ بلی محسوس نہ ہو اور زمانہ ظہور کا اشتیاق بلی بے جناب آقاؤں کے مہدی خدامیان آرائی کا خاصہ ہے کہ وہ اتنی خوبصورت منظر کشی کرتے ہیں، کہ پانچ والے اور مستقبل میں اپنے آپ کو محسوس کرتا ہے اور حال میں اپنے آپ کو اس کی آمادگی کے لئے تیار کرتا ہے

کتاب حاضر بلی مصنف کی ان تصانیف سے کہ جسے تمام لوگ بالخصوص نوجوان پنا چاہتے ہیں اور امیدوں کے اس مرکز کے زمانہ میں رونما ہونے والی واقعات سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں

چونکہ موضوع اتنا وسیع ہے لہذا ہر واقعہ کو ایک مختصر سی کتاب میں سمویا بلی نہ جاسکتا، اور اگر اس کے بارے میں مصنف کی نظر میں تاریخی حوالاجات بلی نہ ہوں تو وہ اس کو ذکر کرنے سے اجتناب کرتے ہیں

میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ داستان ظہور پر یہ ایک نہ تو جامع کتاب ہے اور نہ ایک کتاب ہوسکتی ہے پس اس کو پنا نہ سے انسان یہ دعا کرسکتا ہے کہ اسے بلی زندگی میں یہ ایام دیکھنے کو ملیں جس میں خدا کی سرزمین پر خدا کی حکومت اور خدا کے منتخب کردہ شخصیات کی حکومت ہو

اس کتاب کی تدوین و اشاعت میں الفاطمہ اوس کی تعمیر و ترقی، آباد کاری میں حصہ لینے والے اور نمازی حضرات کی دعاؤں کا خاص اثر ہے کہ جس کی بدولت بندہ ناچیز کو توفیق نصیب ہوئی ہے کہ یہ کتاب حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی ولادت باسعادت کے پر مسرت موقع پر

مکمل ہوسکی اور جناب ظل جعفر زیدی صاحب کی حوصلہ افزائی سے اس کی اشاعت کے مقدمات فراہم ہوسکے  
خداوند منان ان کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے

قارئین سے التماس ہے کہ ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کا ثواب جملہ مومنین و مومنات  
بالخصوص بیگم و سید غلام عباس زیدی، بیگم و سید ناظر حسین، شہید سید فاضل حسین، شہید سید عادل حسین سید  
جمیل حسین ولد سید غلام عباس، بیگم و سید، مختار احمد زیدی، بیگم و سید انصار احمد زیدی، بیگم و سید غلام اصغر  
زیدی، ارجمند خاتون بنت محمد احسن، سید رضی الحیدر زیدی، سید وصی حیدر زیدی، بیگم و سید انصار رضا زیدی، سید  
محمد رضا زیدی، سید وقار حیدر ولد سید ذوالفقار حیدر، علامہ سید اظہار حسن زیدی کی روح کو دیدہ فرمادیں آمین  
یارب العالمین

صادق عباس

خطیب و امام جمعہ الفاطمہ اؤس

واپس اؤن

## سخن مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا ایک دوست سفر پر گیا تھا، میں اس کا منتظر تھا، آپ اس کے منتظر تھے، وہ بھی منتظر تھا!

سب ہمارے آمد کے منتظر تھے اور اسے دیکھنے کے لئے، لمحات گن رہے تھے، میں نے قلم کو ہاتھ میں لیا؛ ایک سال، سینکڑوں کتابوں میں اپنے گمشدہ کو ہونے کا راز

میں چاہتا ہوں اس کے آنے کی تصویر کشی کروں؛ وہ تصویر کے جو معصومین علیہم السلام کی احادیث میں بیان ہوئی ہیں وہ خوبصورت تصویر جو آپ کو اس کے آنے کا دیوانہ کر دے

آپ کے لیے اس کتاب کو لکھنے کے لئے سو سے زائد کتب کا مطالعہ کیا اب آپ کی باری ہے کہ اس کتاب کو پڑھیں تاکہ آپ کے دل میں ظلم اور امام کے شوق میں اضافہ ہو اور یاد رکھیں کہ آپ کا ظلم اور کتنے ہی دلوں کو اُمیدوار بنا دیتا ہے مہدی خدامیان آرائی، قم المقدس





میں اور آپ شہر مکہ میں کعبہ کے پاس کھڑے ہیں۔ ظہور امام تک چند دن باقی ہیں۔

امام زمانہ دس محرم الحرام کو کعبہ میں ظہور کریں گے (۱)۔

دیکھو دیکھو! کعبہ کس قدر خوبصورت جلو دکھارے! رات رات!

کیا کعبہ کا طواف کرنا چاہیے؟

ارے مسجد الحرام اتنی خالی خالی کیوں ہے؟

سنا ہے کہ خانہ خدا میں بہت جمع غفیر ہوتا ہے کہ جی ہاں! خانہ خدا میں خلوت (ہجوم کا نہ ہونا) نہی ہے۔

آج جگہ اتنی خالی خالی کیوں ہے؟

کیا لوگوں کا کعبہ سے عشق و محبت کم ہو گیا ہے؟

مکہ امن کا گھر ہے؛ لیکن آج ”سفیانی“ کے سپاہیوں نے اس شہر کا محاصرہ کیا ہے۔ اسی وجہ سے شہر میں بہت

تلو لوگوں کو گھسیٹیں گے (۲)۔

اے میرے مسافر! کیا ”سفیانی“ کو جانتے ہیں؟

۱- الإمام الباقر (عليه السلام): «يخرج القائم (عليه السلام)... يوم عاشورا ، اليوم الذي قُتل فيه الحسين (عليه السلام)»: تهذيب الأحكام ج ۴ ص ۳۳۲، شرح أصول الكافي ج ۱۲ ص ۳۰۱.

۲- أمير المؤمنين (عليه السلام): «... كبسنا أصحاب السفيناني ، فإذا تجلّى لهم الصبح يرونهم طائعين...»: معجم أحاديث الإمام المهدي (عليه السلام) ج ۳ ص ۹۴.

کیا اس کے بارے میں آپ کو کچھ بتاؤ؟

”سفینی“ امام زمانہ علیہ السلام کے دشمنوں میں سے ایک ہے اور اس کا قیام ظہور امام کی علامات میں سے بیان ہوا ہے (۱)

تقریباً پانچ ماہ قبل اس نے Syria (شام) میں فوجی انقلاب برپا کیا ہے اور اس ملک کی حکومت پر قبضہ کیا ہے۔ عراق پر حملہ کیا اور شہر کوفہ پر قبضہ کر لیا اور اس شہر میں بہت زیادہ خون خرابہ کیا اور بہت سے بگناہ شیعہ مسلمانوں کا قتل عام کیا (۲)

سفینی نے ایک لشکر مدینہ بھیجوا یا ہے اور اس شہر پر بھی قبضہ کر لیا ہے اب سفینی شہر مکہ پر بھی قبضہ کرنا چاہتا ہے؛ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام اسی شہر سے ظہور کریں گے

اس نے حکم دیا ہے کہ کچھ سپاہی مکہ جائیں اور اس شہر کا محاصرہ کر لیں اب شہر مکہ سفینی کے قبضہ میں ہے

میرے ذہن میں ایک سوال پیدا ہو رہا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کیسے اس شہر کا محاصرہ توہیں گے؟

۱- الإمام الكاظم (عليه السلام): «... إنَّ أمر القائم حتم من الله ، وأمر السفيناني حتم من الله ، ولا يكون قائم إلا بالسفيناني»: قرب الإسناد ص ۳۷۴، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۱۸۲.

۲- الإمام الباقر (عليه السلام): «يبعث السفيناني جيشاً إلى الكوفه وعدتهم سبعون ألفا ، فيصيرون من أهل الكوفه قتلاً وصلباً وسيباً...»: الغيبة للنعمانی ص ۲۸۹، الاختصاص للمفيد ص ۲۵۶، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۳۸، تفسير العياشي ج ۱ ص ۲۴۵، تفسير نور الثقلين ج ۱ ص ۴۸۶.

سفیانی کی فوج بلی سختی سے آنے جانے والے راستوں کو کنٹرول کر رہی تھی تیار ہو جاؤ

میں بلی شہر سے نکل جانا چاہیے، اور اس جگہ جانا چاہیے کہ جہاں سے چاند اس شہر میں داخل ہو گا وہاں دیکھو!

کیا اس تیس سالہ جوان کو دیکھ رہے ہو شکل و صورت سے ایک چرواہا لگتا ہے؟ اس کے ہاتھ میں لکڑی کی چوٹی ہے آہستہ آہستہ سفیانی کی فوج کے درمیان سے گزر رہا ہے، بلی عجیب بات ہے!

سفیانی کی فوج تو کسی کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتی کیوں اس جوان کو روک نہیں رہے؟

نہیں جانتا اسے پہچانا یا نہیں؟

میری جان اس پہ قربان!

یہ جوان، ولی میرے اور آپ کے مولا ہے۔ یہ کہ جو حکم خدا سے ایک چرواہے کی شکل میں شہر میں داخل ہو رہے ہے۔

۱- الإمام الصادق (علیه السلام): «یسوق بین یدیه أعْزاً عجافاً حَتَّى یصل بها...»: مختصر بصائر الدرجات ص ۱۸۲، بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۶.

و دور سے آرہے تھے اور یمن سے مدینہ گئے حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے شہر میں قیام کیا اور مدینہ پر سفیانی کے حملہ کی وجہ سے وہاں سے نکلے اور اب مکہ پہنچے ہیں (۱)

ان کی نورانی صورت چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہی ہے (۲)

ان کے دائیں جانب دیکھو ان کی گالوں پر ایک تل، ستار کی طرح چمک رہا ہے (۳)

یہ جوان حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے فرزند ہیں آئے ہیں تاکہ اپنے نانا کے دین کو زندہ کر دیں (۴)

امام زمانہ شہر مکہ میں داخل ہوئے اور اس شہر کے پہلے میں قیام کرتے ہیں

شہر مکہ، خدا اور کعبہ کا شہر، اور خدا پرستی کا محور ہے چونکہ امام کا مقصد کفر کا خاتمہ ہے اسی لیے وہ اپنی تحریک کا آغاز مکہ سے کرتے ہیں

ابلی امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور میں کچھ وقت باقی ہے امام پہلے مکہ اس لیے آئے ہیں تاکہ ابتدائی کاموں کو انجام دے سکیں

۱- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم): «... یصبر حتیٰ يأذن الله له بالخروج، فيخرج من اليمن من قريه يُقال لها أكرعه...»: كفايه الأثر ص ۱۵۰، بحار الأنوار ج ۳۶ ص ۳۳۵، و ج ۵۲ ص ۳۸۰. رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم): «... فيخرج رجل من أهل المدينة هارباً إلى مكة، فيأتيه ناس من أهل مكة فيخرجونه...»: سنن أبي داود ج ۲ ص ۲۷۵، كنز العمال ج ۱۱ ص ۱۳۵.

۲- أمير المؤمنين (عليه السلام): «... شعره على منكبيه ونور وجهه يعلو سواد لحيته ورأسه...»: روضه الواعظین ص ۲۲۶، الإرشاد للمفيد ص ۳۸۲، الغيبة للطوسي ص ۴۷۰، الخرائج والجرائح ج ۲ ص ۱۱۵۲، إعلام الوری ص ۲۹۴، كشف الغمّه ص ۲۶۳، بحار الأنوار ج ۵۱ ص ۳۶.

۳- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم): «... على خده الأيمن خال كأنه كوكب دُرّی»: كشف الغمّه ص ۲۶۹، العقد النضيد ص ۲۹، بحار الأنوار ص ۸۰، غايه المرام ص ۱۱۴، كشف الخفاء ص ۲۸۸، مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۹، المعجم الكبير ج ۸ ص ۱۰۲، مسند الشاميين ج ۲ ص ۴۱۰، كنز العمال ج ۱۴ ص ۲۶۸، الإصابه ج ۶ ص ۷۱، ينابيع المودّه ج ۳ ص ۲۰۰.

۴- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم): «المهدى من عترتى من ولد فاطمه»: سنن أبي داود ج ۲ ص ۳۱۰، تحفه الأحوذی ج ۶ ص ۴۰۳، عون المعبود ج ۱۱ ص ۲۵۱، شرح نهج البلاغه لابن أبي الحديد ج ۱ ص ۲۸۱، فيض القدير ج ۶ ص ۳۶۰.





## سید محمد کاشفید نا

آج پچیس ذی الحج امام زمانہ علیہ السلام علیہ السلامکے ظہور میں پندرہ دن باقی ہیں۔  
 میں پیارے مسافر! کیا آپ اتفاق کرتے ہیں کہ ”کو ذی طوی“ کے اطراف میں جائیں؟ (۱)

یقیناً دعائے ندبہ میں اس جملہ کو بہت زیادہ پڑھاؤ گا۔

”ابرضوی امام عندنا ام ذی طوی“

اب اس وقت کو ذی طوی چلتے ہیں جب کعبہ سے مدینہ کی طرف پانچ کلو میٹر چلتے ہیں تو اس پر اس کے پاس پہنچتے ہیں۔

دیکھو! امام کے دس اصحاب اس پر جمع ہوئے ہیں (۲)

شاید کہ امام کے تین سو تیرے اصحاب ہیں پس یہ دس افراد ہی کیوں؟

یہ افراد امام کے خاص افراد ہیں جو پر امام کی خدمت میں پہنچتے ہیں۔

لیکن وہ تین سو تیرے افراد چودہ دنوں کے بعد مکہ آئیں گے۔

۱- الإمام الباقر (علیه السلام): «یکون لصاحب هذا الأمر غيبه في بعض هذه الشعاب . ثم أوماً بيده إلى ناحیه ذی طوی»: الغيبه للنعمانی ص ۱۸۷، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۴۱، تفسیر العیاشی ج ۲ ص ۵۶، غایہ المرام ج ۴ ص ۲۱۰.

۲- الإمام الباقر (علیه السلام): «أشيروا إلى ذوی أسنانکم وأخيارکم عشره... فینطلق بهم حتی یأتون صاحبهم ویعدهم إلى اللیله التي تلیها»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۴۰، تفسیر العیاشی ج ۲ ص ۵۶.

امام زمانہ کو ذی طوی پر کھڑے اور منتظر رہنے کے خدا کی طرف سے انہیں ظہور کی اجازت ملے گی (۱)

کیا جانتے ہیں، کہ جو عبا امام زمانہ علیہ السلام کے کندھے پر ہے، حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی عبا ہی ہے؟

آپ کے سر پر جو عمامہ دیکھ رہے ہیں وہی حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کا عمامہ ہے (۲)

سنو!

امام زمانہ اپنے اصحاب سے کہتے ہیں: ایک شخص کو مکہ بھیجنا چاہتا ہے وہ (۳)

ایک بہت اہم کام ہے

کون امام زمانہ علیہ السلام کا نمائندہ بن کر مکہ کے لوگوں کی طرف جائے گا؟

اب امام اپنے ایک چچا زاد بھائی کا اس اہم کام کے لیے انتخاب کرتے ہیں ان کا نام ”سید محمد“ ہے امام انہیں حکم دیتے ہیں کہ مکہ کے لوگوں کے پاس جاؤ اور انہیں میرا پیغام پہنچاؤ

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «كأني بالقائم على ذى طوى قائماً على رجليه حافياً يرتقب بسنه موسى...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۷۵.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «فكأني أنظر إليه وقد دخل مكة وعليه برد رسول الله وعلى رأسه عمامه صفراء»: مختصر بصائر الدرجات ص ۱۸۲، بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۶.

۳- الإمام الباقر (عليه السلام): «إنه يقول القائم لأصحابه: يا قوم، إن أهل مكة لا يريدونى...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۰۷.



کیا اس پیغام کو سننا چاہتے ہیں؟

غور سے سنو! امام کا پیغام یہ ہے ”میرا ربان خاندان اور نسل پیغمبر سے ہے اور آپ کو خدا کے دین کی نصرت کی دعوت دے رہا ہے اور آپ کو لوگوں کی مدد کرو“ (۱)

آپ تو جانتے ہیں کہ امام زمانہ علیہ السلام کو مکہ کے لوگوں کی مدد کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ظہور کا وقت نزدیک ہے جلد ہی خدا کا وعدہ پورا ہو گا اور لاکھوں فرشتے ان کی مدد کو آجائیں گے

پس امام مکہ کے لوگوں سے کیوں مدد مانگ رہے ہیں؟

امام انہیں دعوت دے رہے ہیں تاکہ انہیں راست کی ہدایت پا جائیں تو اس صورت میں اس شہر میں کسی کا خون نہ بہے گا

جی ہاں! وہ میرا ربان امام ہیں اور اسی لیے تمام صداقت سے مکہ کے لوگوں کو نصرت کی دعوت دے رہے ہیں

دیکھو! سید محمد جانے کے لیے تیار ہیں وہ خوشی سے بولنے لگے ہیں سما رہے ہیں کیونکہ انہیں ایک اہم ذمہ داری دی گئی ہے

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «... فیدعو رجلاً من أصحابه فيقول له: امضِ إلى أهل مكّة فقل: يا أهل مكّة ، أنا رسول فلان إليكم ، وهو يقول لكم: إنّنا أهل بيت الرحمة ومعدن الرسالة والخلافة ، ونحن ذرّية محمّد وسلاله النبیین ، وأنّا قد ظلمنا واضطهدنا وقهرنا وابتزّ منّا حقّنا منذ قبض نبينا إلى يومنا هذا ، فنحن نستنصركم فانصرونا...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۰۷.

و اپنہ امام اور دیگر ساتھیوں سے خدا حافظی کرتے ہیں اور مسجد الحرام کی طرف جاتے ہیں۔

میں تلوں سا پریشان ہو مکہ کے لوگ اس جوان کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

چند گھنٹوں کے بعد بلی سید محمد کی کوئی خبر نہیں آ رہی میری پریشانی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

خدایا سید محمد نے کیوں دیر کر دی؟

کچھ دیر کے بعد ایک شخص نہایت پریشان حالت میں امام کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے وہ آ کر بتاتا ہے کہ سید محمد مسجد الحرام میں داخل ہوئے آپ کا پیغام مکہ کے لوگوں کو پہنچایا لیکن مکہ کے لوگوں نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں کعبہ کے پاس شہید کر دیا (۱)۔

آخر کس جرم میں قتل کیا؟

کیا یہ شہرامن، حرم اللہ میں ہے؟ کیا یہ ان پر حیوانات تک کو بلی امن حاصل نہیں ہے؟

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «فإذا تكلم بهذا الكلام أتوا إليه فذبحوه بين الركن والمقام»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص

امام کے نمائندہ نہ لوگوں سے کیا کہہ دیا کہ اس کو مظلومانہ انداز میں قتل کر دیا؟

یہ وہی شدید ہے کہ جنہیں احادیث میں (نفس ذکیہ) کے طور پر یاد کیا جاتا ہے یقیناً اس کا معنی جاننا چاہئے؟

نفس ذکیہ یعنی بے گناہ اور پاک شخص جو مظلومانہ قتل کیا جائے (۱)

---

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «قبل قیام القائم خمس علامات محتومات، الیمانی والسفیانی وقتل النفس الزکیہ والخسف بالیداء»: کمال الدین ص ۶۵، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۰۴.



## آباد گھر کا کھانا؟

یہ مکہ کے شبِ نلّم محرم،

عالم تشیع حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب بادفا کی شہادت کا غم منا رہا۔ طہ کے پایا کے خدا کی طرف سے اجازت ظہور دیا جائے لیکن اس کام کو خاص پر اتمام سے انجام دیا جائے گا۔

ظہور کی اجازت کے بعد سیاہی و تاریکی کی حکومت کا خاتمہ ہو گا اور روشنائی کا سورج طلوع ہو گا۔

آج کی رات انتظار کی گئی یا ختم ہوتی ہے۔ خدا کا حکم صادر ہوتا ہے اگرچہ ہم اہلی تک مکہ میں خانہ خدا کے پاس ہیں لیکن آج رات چوتھے آسمان کی طرف سفر ہلی کرنا ہے۔

ارے چوتھے آسمان پر کیا ہو رہا ہے؟ صبر کرو اہلی بتاتا ہو۔

ہمیں ”بیت المعمور“ کے پاس ہلی جانا ہے۔

یقیناً کہیں گے کہ بیت المعمور کا کھانا؟

جس طرح ہم کعبہ کو خدا کا گھر سمجھتے ہیں اس کا طواف کرتے ہیں خدا نے اس کعبہ کو اوپر چوتھے آسمان پر بھی ایک گھر بنایا ہے جسے فرشتے طواف کرتے ہیں (۱)

”بیت المعمور“ یعنی ”آباد گھر“ امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کی اجازت اسی گھر سے صادر ہو گی اور تمام دنیا آباد ہو جائے گی اسی لیے دنیا کی آبادی ”آباد گھر“ (بیت المعمور) سے شروع ہو گی

بس آج کی رات میرے ساتھ چوتھے آسمان پر بھی جانا ہو گا

یقیناً جانتے ہیں کہ خدا نے قرآن کریم میں سات آسمانوں کا ذکر کیا ہے ہم ابھی چوتھے آسمان پر جانا چاہتے ہیں

اچھا، دیکھو! کیا دیکھ رہے ہو؟ تمام انبیاء علیہم السلام جمع ہیں یہاں پر آپ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھ سکتے ہیں

یہاں پر کچھ مومنین بھی ہیں

تمام انتظار کر رہے ہیں سب کی نظریں جمی ہوئی ہیں

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «... لأنها بحذاء بيت المعمور ، وهو مربع»: علل الشرائع ج ۲ ص ۳۹۸، کتاب من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۱۹۱، بحار الأنوار ج ۵ ص ۵۵. الإمام السجّاد (علیہ السلام): «... وجعل لهم البيت المعمور الذی فی السماء الرابعه»: علل الشرائع ج ۲ ص ۴۰۷.

ادھر دیکھو، کیا دیکھتے ہیں؟

فرشتے چند نورانی منبروں کو ”بیت المعمور“ کی طرف لائے (۱)

اچھی طرح دیکھو کتنے نورانی منبر ہیں ان منبروں کی تعداد کتنی ہے؟

درست ہے چار نورانی منبر ہیں!

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم، حضرت امام علی علیہ السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکھو کس انداز سے ان منبروں پر بیٹھے ہیں؟

مومنین، فرشتوں اور انبیاء میں کتنا شوق و اشتیاق ہے؟

اسی دوران آسمان کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں (۲)

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم دعا کرنا چاہتے ہیں اپنے خدا کے ساتھ راز و نیاز کرتے ہیں تمام فرشتے، انبیاء ان کے ساتھ مناجاتوں جاتے ہیں؟

غور سے سنو آپ بلی حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی بات سن سکتے ہیں؟

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «... نصب لمحمد وعلي والحسن والحسين (عليهم السلام) منابر من نور عند البيت المعمور...»: الغيبة للنعماني ص ۲۸۴، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۹۷.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «... فيصعدون عليها ويجمع لهم الملائكة والنبئين والمؤمنين ، ويفتح أبواب السماء...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۹۷.

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس طرح فرماتے ہیں: خدایا تو نے اپنے نیک بندوں کو زمین پر حکومت کا وعدہ کیا ہے اس وعدہ کو پورا کرنے کا وقت آ پہنچا ہے (۱)

تمام فرشتے، انبیاءِ بلی اس بات کو زمزمہ کرتے ہیں۔

دیکھو حضرت پیغمبر اکرم، امام علی، امام حسن و امام حسین علیہم السلام منبروں پر ہی سجدہ میں چلے گئے ہیں وہ سجدہ میں یوں کہتے ہیں: خداوند! ظالموں پر سختی فرما کیونکہ انہوں نے تیری حدود کو توڑا ہے تیرے دوستوں کو قتل اور اچھے لوگوں کو ذلیل کیا ہے (۲)

اے میرے پیارے مسافر! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان باتوں سے کیا مراد ہے جب خانہ وحی خدا کو آگ لگائی گئی دختر رسول کو شہید کیا گیا اس دن خدا کی حرمت کو گئی ہے

جس دن امام حسین پیاسہ شہید کیے گئے اہل ایمان کی ذلت شروع ہو گئی ہے جی ہاں حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اچھی طرح جانتے ہیں کہ کس طرح خدا سے اذن ظلموں لینا ہے جان کر آپ کو عجیب لگے گا کہ آنحضرت

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «... یا ربّ ، میعادک الذی وعدت فی کتابک...»: الغیبہ للنعمانی ص ۲۸۴.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «... ثمّ یخزّ محمّداً وعلیّ والحسن والحسن سجداً ، ثمّ یقولون: یا ربّ اغضب ، فإِنَّه هتک حریمک...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۹۷.



کہ منبر پر آنے سے قبل خداوند عالم ایک فرشتہ کو آسمان سے دنیا پر بھیجتا ہے (۱)

میں بہت دیر تک سوچتا رہا کہ اس کام کی علت کو سمجھ لو

جی ہاں! حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس وقت تک منبر سے نیچے نہیں آئے جب تک امام زمانہ علیہ السلام کو اذن ظہور نہ ملا

اور خداوند عالم نہ ہی اپنے حبيب کی خوشی کے لیے فرشتہ کو پہلے آسمان دنیا پر بھیجا تاکہ جو نہی حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی دعا تمام ہو یہ فرشتہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے امام زمانہ علیہ السلام کو حکم ظہور کا حکم نامہ دے سکے

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نہ اس سجدہ میں اس طرح خدا سے بات کی اور اپنے دل سے غم کو نکالا کہ جس کے بعد ظہور میں کسی قسم کی تاخیر برداشت نہیں کی جا سکتی

---

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «إذا كان ليله الجمعة أهبط الربّ تبارك وتعالى ملكاً إلى السماء الدنيا...»: الغيبة للنعماني ص



## تین سو تیر افراد آنا

اگر غور کریں تو دیکھیں گے کہ مکہ کے لوگ کسی اہم مسئلہ کے بارے میں آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔

کیا آپ بھی چاہتے ہیں ان کی باتوں سے آگاہی حاصل کریں؟

کل رات تین سو تیر افراد مکہ میں داخل ہوئے اور صبح تک مشغول عبادت رہے (۱)۔

و مسجد الحرام میں جمع ہوئے اور تمام نگاہوں کو اپنی جانب متوجہ کر لیا (۲)۔

مکہ کے لوگ تعجب کرتے ہیں کہ وہ نہ بے جانہ کہ وہ کہیں سے آئے ہیں اور کیسے اپنے آپ کو مکہ پہنچایا

کیونکہ شہر مکہ کا سفیانی کی فوج نے محاصرہ کر رکھا (۳)۔

عجیب ہے کہ ان تمام جوانوں کا لباس بھی ایک جیسا ہے

۱- الإمام الباقر (عليه السلام): «بيننا شباب الشيعة على ظهور سطوحهم نيام ، إذا توافوا إلى صباحهم ليلها وحده...»: الغيبة للنعمانى ص ۳۳۰، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۷۰.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «فهؤلاء ثلاثمئة وثلاثة عشر رجلاً بعدد أهل البدر ، يجمعهم الله بمكة في ليله واحده وهى ليله الجمعة...»: الملاحم والفتن ص ۳۷۹.

۳- أمير المؤمنين (عليه السلام): «إن أصحاب القائم شباب لا كهول فيهم ، إلا كالكحل في العين...»: الغيبة للنعمانى ص ۳۳۰.

سب کی قد و قامت ہلی ایک جیسی ہے، جیسے کوئی فوجی دستہ ہو اور لحاظ سے منظم، جو کوئی ہلی ان کو دیکھتا ہے مہلوت ہو جاتا ہے (۱)

ان جوانوں کا مکہ میں آنا ایک راز ہے کہ کوئی نہیہ جانتا ہے

یہ جوان دنیا کے مختلف حصوں سے ایک لمحہ میں مکہ پہنچ جاتے ہیں

وہ، حکم خدا سے ”طی الارض“ کے ذریعے مکہ آئے ہیں

شاید پوچھیں کہ طی الارض کیا ہے؟

اگر ایک لمحہ میں بغیر کوئی وسیلہ نقلیہ استعمال کرتے ہوئے ہزاروں کلو میٹر کا فاصلہ طے کریں تو اس کو طی الارض کہتے ہیں

جی ہاں! اصحاب امام زمان حیرت انگیز معجزت رونما کرتے ہوئے مکہ آئے ہیں

جی ہاں امام زمان علیہ السلام کا ظہور ان تین سو تیرے افراد سے وابستہ ہے، خدا کا ارادہ یہ تھا کہ وہ ایک لمحہ میں مکہ میں جمع ہو جائیں (۲)

۱- أمير المؤمنين (عليه السلام): «كأني أنظر إليهم والزيّ واحد والقَدّ واحد والجمال واحد واللباس واحد...»: الملاحم والفتن ص ۲۹۴.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «أما لو كملت العَدّة الموصوفه ثلاثمئة وبضعه عشر ، كان الذي تريدون»: الغيبة للنعماني ص ۲۱۱، بحار الأنوار ج ۶۵ ص ۱۶۵.

جو کوئی بلی خدا کے اسم اعظم کو جانتا ہو اس کی دعا قبول ہوتی ہے امام زمان خدا کو اس اسم اعظم کی قسم دیتے ہیں، تین سو تیرے اصحاب پلک جھپکتے ہی مکہ میں جمع ہو جاتے ہیں (۱)

اب آپ اس راز سے آگاہ ہو گئے ہیں لیکن مکہ کے لوگوں کا تعجب باقی ہے کہ مسجد الحرام میں جمع ہو کر ان کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں: کہ کیسے یہ جوان مکہ میں داخل ہوئے ہیں؟

اس طرف دیکھو! وہ شخص عمائدین مکہ کی طرف جا رہا ہے وہ کون ہے؟ اور کیوں لوگوں کو چیرتا ہوا جا رہا ہے؟

وہ براہ راست گورنر مکہ کے پاس جاتا ہے سلام کرتا ہے اور کہتا ہے:

کل رات عجیب و غریب خواب دیکھا، اس لیے بہت ڈرا ہوا ہے (۲)

گورنر مکہ اس کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے: ”اپنا خواب مجھے بتاؤ“

وہ شخص اس طرح کہتا ہے: خواب میں دیکھا کہ آسمان پر بادل ظاہر ہوا اور آسمان زمین کی طرف آ رہا ہے یہاں تک کہ کعبہ میں پہنچ جاتا ہے

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «إذا أذن دعا الله باسمه العبراني فاتيحت له صحابته الثلاثمئة والثلاثه عشر...»: الغيبة للنعماني ص ۳۲۶، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۶۸.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «... إذ يقبل رجل من بني مخزوم يتخطى رقاب الناس حتى تأتي رئيسهم فيقول: لقد رأيت في ليلتي هذه رؤيا عجيبة»: الملاحم والفتن ص ۳۷۹.

ان بادلوں میں دیکھا کہ جن کے سبز پر لہے کافی دیر تک کعبہ کا طواف کرتے ہیں پھر شرق و غرب عالم کو پرواز کر جاتے ہیں (۱)

جو کوئی بلی اس بات کو سنتا ہے سوچ میں پڑتا جاتا ہے

کیا اس خواب اور ان تین سو تیرے افراد کے گروہ میں کوئی ربط ہے؟

شہر مکہ میں ایک شخص نے کہا جو خواب کی تعبیر بتاتا ہے اس سے پوچھتے ہیں کہ اس خواب کی تعبیر بتاؤ

وہ تو وہی دیر سوچتا ہے پھر کہتا ہے: خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر اس شہر میں داخل ہو گیا ہے اور آپ اس کا مقابلہ نہ کر سکتے ہیں (۲)

مکہ کے تمام لوگ سوچ میں گم ہو جاتے ہیں جیسا کہ، یہ لشکر وہی جوان ہیں کہ جو کل رات مکہ میں داخل ہوا ہے

فطری ہے کہ مکہ کے لوگوں کو ان جوانوں پر غصہ آئے؛ کیونکہ یہ چاہتے ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام اور ان کے پیروکاروں کو تمام دنیا پر عزت دینے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ مکہ کے لوگ پہلا فیصلہ کیا کریں گے؟

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «... رأیت کورہ نار انقضت من عنان السماء ، فلم تزل تهوی حتّی انحطّت إلى الکعبه ، فدارت فیها فأطافت بالکعبه ما شاء الله ، ثمّ تطایرت شرقاً وغرباً...»: نفس المصدر ص ۳۷۹.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «... لقد رأیت عجباً وقد طرقکم فی لیلکم جند من جنود الله لا قوّه لکم بهم»: نفس المصدر ص ۳۷۹.

آپ نہ صحیح گمان کیا و ان تین سو تیر افراد کو گرفتار کریں گے لیکن خدا ان کے دلوں پر خوف مسلط کر دے گا۔  
 مجھے ان لوگوں کی سادہ لوحی پر ہنسی آتی ہے کہ اب بلی شیعہ دشمنی کی سوچ رکھتے ہیں وہ نہ یہ جانتے کہ اب  
 شیعہ کی مظلومیت کا دور ختم ہو گیا ہے۔  
 بزرگان مکہ میں سے ایک شخص ان کے اضطراب کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جن جوانوں کو میں نے دیکھا ہے ان کے  
 چہرے نورانی اور اہل عبادت ہیں انہوں نے ابلی تک کوئی غلط کام ہی نہیں کیا تو کیوں ہر رات ہنسی؟ (۱)  
 مکہ کے لوگ غروب آفتاب تک ان جوانوں کے بارے میں بات کرتے ہیں اور اس قدر ہنسی کہ کوئی کچھ نہیں کر  
 سکتا رات ہو جاتی ہے لوگ اپنے گروہوں کو لوہ جاتے ہیں اور سو جاتے ہیں (۲)۔

- 
- ۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «لا تعجلوا على القوم إنهم لم يأتوكم بعد بمنكر ولا ظهروا خلافاً، ولعل الرجل منهم يكون في القبيله من قبائلكم، فإن بدا لكم منهم شرّ فأنتم وهم، وأما القوم... سيماهم حسنه»: نفس المصدر ص ۳۷۹.
- ۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «يضرب الله آذانهم وعيونهم بالنوم، فلا يجمعوا بعد غداتهم إلى أن يقوم القائم (عليه السلام)»: نفس المصدر ص ۳۷۹.





## پرچم جو کد بولتا

شب عاشور اور کل امام زمانہ علیہ السلام ظہور کریں گے!

آج کی رات زمانہ غیبت ختم ہو جائے گا شہر مکہ تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے لیکن کعبہ کے اطراف نور ہے آج کی رات کوئی بھی مسجد الحرام نہ آئے (۱)

اس جوان کو دیکھو یہ جو کعبہ کی دیوار کے ساتھ دعا میں مشغول ہے نہ جانتا وہ خدا سے کیا مانگ رہا ہے کیا چاہتا ہے کہ اس کے نزدیک ہو کر اسے دیکھے؟

وہ امام زمانہ علیہ السلام ہے کہ کعبہ کے پاس دعا میں مشغول ہے اور اپنے خدا کے ساتھ راز و نیاز کر رہا ہے

کیا جانتے ہیں کہ حقیقی مضطر وہ ہے جس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے ظالم کی خدا اصلاح کرتا ہے (۲)

۱- الإمام الباقر (عليه السلام): «يخرج القائم (عليه السلام)... يوم عاشورا اليوم الذي قُتل فيه الحسين (عليه السلام)»: تهذيب الأحكام ج ۴ ص ۳۳۲، شرح أصول الكافي ج ۱۲ ص ۳۰۱.

۲- الإمام الباقر (عليه السلام): «(أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوءَ)، نزلت في القائم»: الغيبة للنعماني ص ۳۲۸، بحار الأنوار ج ۵۱ ص ۴۸، تفسير نور الثقلين ج ۴ ص ۹۴. عن الإمام الجواد (عليه السلام): «إِنَّ اللَّهَ لِيُصَلِّحَ لَهُ أَمْرَهُ فِي لَيْلِهِ»: كمال الدين ص ۳۳۷، كفاية الأثر ص ۲۸۱، إعلام الوری ج ۲ ص ۲۴۲. رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم): «المهدي من أهل البيت، يصلحه الله في ليله»: سنن ابن ماجه ج ۲ ص ۱۳۶۷، مسند أبي يعلى ج ۱ ص ۳۵۹.

خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے: امن یجیب المضطر اذا دعا و یکشف السوء

کون مضطر کی دعا قبول کرتا ہے اور اس کی سختیوں کو دور کرتا ہے؟ (۱)

اب آپ سے ایک اہم سوال پوچھتا ہوں: کیا جانتے ہیں کہ امام زمانہ علیہ السلام کیسے سمجھتے ہیں ان کی دعا قبول ہوتی ہے؟

و کیسے سمجھتے ہیں کہ قیام کریں؟

کیا جانتے ہیں کہ غیبت کے اختتام آخری لمحات میں کون سے حوادث رونما ہو گئے؟

اگر غور کریں تو دیکھیں گے کہ امام کے ساتھ ایک پرچم بھی ہے؟ (۲)

میرے خدایا! وہ پرچم خود بخود کمال رہا؟ (۳)

اس پرچم پر لکھا ہے ”البعہ للہ“ یعنی جو کوئی بھی اس پرچم کی بیعت کرے گا درحقیقت وہ خدا بیعت کی ہے؟ (۴)

ایک آواز کانوں میں آ رہی ہے کہ کس کی آواز ہے؟

۱- النمل: ۶۲.

۲- الإمام الباقر (علیہ السلام): «... حتی یسند ظهره إلى الحجر الأسود ويهز الراية الغالبة»: الغيبة للنعمانی ص ۳۲۹، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۷۰.

۳- رسول الله (صلی الله علیہ وآلہ وسلم): «له علم إذا حان وقت خروجه انتشر ذلك العلم من نفسه...»: عیون أخبار الرضا (علیہ السلام) ج ۲ ص ۶۵، کمال الدین ص ۱۵۵، أعیان الشیعه ج ۲ ص ۶۰، قصص الأنبياء للراوندی ص ۳۶۱.

۴- الإمام الصادق (علیہ السلام): «فی رایه المهدی مکتوب علیها: البیعه لله»: کمال الدین ص ۶۵۴، الملاحم والفتن ص ۱۴۳، ینابيع المودّہ ج ۳ ص ۲۶۷.

امام دعا میں مصروف ہیں کوئی شخص بلی و اسی پر نہیں ہے پس یہ کون بول رہا ہے؟

اے ولی خدا قیام کریں!

میں اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہوں شاید اس بولنے والے کو دیکھ سکوں عجیب! یہ وہی پرچم ہے کہ جو خدا کی قدرت سے بول رہا ہے

میرے ہم سفر! تعجب نہ کریں کیا امام زمانہ علیہ السلام کا مقام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ نہیں ہے؟

کیا درخت خدا کے حکم سے نہیں بولتے اور موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام نہ ہو تے؟

یہاں یہ پرچم بلی خدا کے حکم سے امام زمانہ علیہ السلام سے بات کرے گا

امام کی تلوار کو دیکھو خود بخود غلاف سے باہر آ رہی ہے اور امام کے ساتھ بات کرتی ہے: اے ولی خدا قیام کریں (۱)

دیکھو مسجد الحرام کس قدر نورانی ہو گئی!

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «... له سيف مغمد ، فإذا حان وقت خروجه اقتلع ذلك السيف من غمده وأنطقه الله عز وجل ، فناداه السيف: اخرج يا ولي الله...»: کمال الدین ص ۱۵۵، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۱۱.

کتنا خوبصورت سما فرشتے گروہ در گروہ آ رہے ان کے درمیان و فرشتے ہی کے جنوں نے جنگ بدر میں حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی مدد کی تھی (۱)

مسجد فرشتوں کی طولانی صفوں سے بھر جاتی ان کے درمیان خدا کے دو بے فرشتے جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہی موجود ہیں

جبرائیل علیہ السلام کمال احترام سے امام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے میرے سیدو سردار! اب آپ کی دعا قبول ہو گئی (۲)

یہ امام زمانہ علیہ السلام اپنے اہل کو چہرے پر پیرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

”خدا کی حمد و ثنا کرتا ہوں کہ جس نے اپنے وعدے کو پورا کیا اور میں زمین کا وارث قرار دیا“ (۳)

امام جبرائیل علیہ السلام کی بات سننے کے بعد کس طرح خدا کی حمد و شکر بجالاتے ہیں

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «إذا قام القائم نزلت ملائکہ بدر...»: الغیہ للنعمانی ص ۲۵۲.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «فیقول له جبرئیل: یا سیدی، قولک مقبول، وأمرک جائز...»: مختصر بصائر الدرجات ص ۱۸۲.

۳- الإمام الصادق (علیہ السلام): «... فیمسح یدہ علی وجهہ ویقول: الحمد لله الذی صدقنا وعدہ وأورثنا الأرض...»: بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۶.

پس مجھے اور آپ کو بلی خدا کا شکر بجالانا چاہیے کہ غیبت کے دور کا خاتمہ ہوا اور ظہور کی صبح طلوع ہوئی۔

آپ کی نظر میں ظہور کے وقت امام کا پہلا کام کیا ہے؟

جواب ایک کلمہ سے ہے۔ کر نہیے نماز

جی ہاں! امام خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے ہیں (۱)

شاید امام اجازت ظہور کے بعد بطور شکرانہ نماز پڑھتے ہیں اور شاید وہ نماز کے ساتھ خدا سے مدد طلب کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے سامنے ایک بہت طولانی راستہ ہے کہ جب خدا کی مدد کی ضرورت ہے جب نماز مکمل ہو جائے گی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنے ساتھ لوگوں کو بلائیے گے:

اے میرے ساتھیو! اے وہ جنہیں خدا نے میرے ظہور کے لیے ذخیرہ کیا ہے میرے ساتھ آ جاؤ۔

دیکھو، دیکھو!

اصحاب امام ایک کے بعد ایک خود کو مسجد الحرام میں پہنچا رہے ہیں۔

وہ سب کعبہ کے دروازے کے پاس جمع ہو رہے ہیں۔

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «فيقوم القائم بين الركن والمقام فيصلّى...»: تفسير العياشي ج ۱ ص ۶۵، بحار الأنوار ج ۵۲ ص

اب امام دیوار کعبہ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اپنے اصحاب کے ساتھ پہلا خطاب فرمائے گا

آپ اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے:

بقیہ اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین (سورہ ہود، آیت ۸۶)

پھر فرماتے ہوئے: "میں بقیہ اللہ کو اور حجت خدا کو" (۱)

میں جانتا ہوں کہ آپ بقیہ اللہ کا معنی جاننا چاہتے ہیں۔

یقیناً جانتے ہیں کہ بعض افراد نہ قیمتی اشیاء کو جمع کیا ہوتا ہے اور انہیں محفوظ جگہ پر رکھتا ہے اور چیزیں ان کا ذخیرہ ہوتی ہیں۔ خدا نے ہر ایک کو اپنا ذخیرہ جمع کیا ہے، اس لیے لوگوں کو ہدایت کے لیے ہر ایک کو تمام انبیاء نے اپنی سعی و کاوش انجام دی لیکن اللہ کی حکومت تشکیل نہ پاسکی کیونکہ لوگوں کی آمادگی نہ تھی۔

امام زمانہ خدا کا ذخیرہ ہے تاکہ پوری دنیا پر خدا کی حکومت قائم کریں۔

جی ہاں، امام بقیہ اللہ ہے اور خدا کا ذخیرہ ہے اور تمام انبیاء کی یادگار ہے۔ کتنا خوبصورت منظر ہے ایک شمع اور تین سو تیرے پروانے۔

کیا اُس نور کے ستون کو دیکھ رہے ہیں؟

امام کے اصحاب کے سروں پر ایک نور کا ستون آسمان کی طرف جا رہا ہے

یہ ستون کتنا نورانی ہے سب اس کے نور کو دیکھ رہے ہیں

یہ خدا کا معجزہ اور ظہور کی علامت ہے تمام لوگ اس نور کو دیکھتے ہیں تو ان کے دل خوش ہو جاتے ہیں (۱)

امام کے اصحاب ان کے گرد حلقہ بناؤں گے، یہ میں ان کے درمیان اپنے محبوب سے نظریہ رکھتا ہوں

دیکھو تو سلامی! امام کی ہائیں آستین پر خون کے سرخ نشان دیکھ رہے ہیں؟

ارے امام کا لباس خون آلود کیوں ہے؟ کیا انہیں کوئی چوہ لگی ہے؟

نہیں یہ تو سرخ خون نظر آ رہا ہے ایک علامت ہے یہ بہت پرانا خون ہے آپ کو جنگِ احد کے زمانہ میں لگا جاؤ گا

۱- الإمام الباقر (علیه السلام): «فإذا خرج أسند ظهره إلى الكعبة واجتمع إليه ثلاثمئة وثلاثة عشر... فأول ما ينطق به هذه الآية: (بَقِيَهُ اللَّهُ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ)»: كمال الدين ص ۳۳۱، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۱۹۲.

یہ خون کی سرخی بہت سال پرانی میراث ہے یہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے لبوں سے جاری ہونے والا خون ہے جب جنگ احد میں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور خون آپ کے کپڑوں پر لگا

آج اسی لباس کو ان کے بیٹے نے زیب تن کیا (۱)

---

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «فيامر الله عز وجل النور فيصير عموداً من الأرض...»: مختصر بصائر الدرجات ص ۱۸۲، بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۶.





## تلوار کے جو پہاڑ کو ریز ریز کرے

صبح کی اذان کا وقت لو رہا امام کے تمام اصحاب نماز صبح کے لیے تیار ہو رہے تھے نماز برپا ہوتی ہے صبح کی پہلی ہوا چلتی ہے خدا کے ساتھ مناجات کا یہی بہترین وقت ہے

نماز کے بعد آپ کے اصحاب آپ کی بیعت و عہد و پیمانے کرنا چاہتے تھے

امام کعبہ کے دروازے کے پاس سے آپ اپنا دایا ہاتھ آگے بٹھاتے تھے

کیا سفید اس نور کو دیکھ رہے تھے کہ جو امام کے ہاتھ سے چمک رہا ہے؟

وہ کتنا زیادہ نور ہے اس کے باوجود کسی آنکھ کو تکلیف نہ دے رہا ہے (۱)

غور کرو! امام کے دوسرے ہاتھ میں کیا نظر آ رہا ہے؟ گویا یہ ایک خط امام کے ہاتھوں میں ہے

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام) «ألا أريك قميص القائم الذي يقوم فيه؟ فقلت بلى، قال: فدعا بقمطر ففتحه وأخرج منه قميص كرايس، فنشره فإذا في كُفِّه الأيسر دم، فقال: هذا قميص رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) وفيه يقوم القائم...»: الغيبة للنعماني ص ۲۵۰، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۵۵.

جی! یہ عہد و پیمانہ کیوں ہے جو انبیاءؑ امام زمانہؑ علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا ہے

انبیاءؑ یہ عہد حضرت علیؑ علیہ السلام کو دیا گیا ہے اس کو امام حسن علیہ السلام نے ارث میں لیا ہے اسی طرح ایک امام سے دوسرے کو دوسرے امام اور امام زمانہؑ علیہ السلام کے ساتھ وہ عہد میں پیمانہ (۱)

امام اپنے دائرے کے کو آگے بٹھائیں اور کہیں یہ خدا کا ہے

کیا جانتے ہیں کہ اس امام کی کیا مراد ہے؟

امام اس آیت کو پڑھیں: ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله

”وہ جو آپ کے ساتھ بیعت کرے گا گویا خدا کی بیعت کر رہا ہے“ (۲)

جی! امام کا ساتھ خدا کا ہے

اچھی طرح دیکھو کیا آپ پہچان سکتے ہیں کہ سب سے پہلے امام کے ساتھ میں کون سا دہرا ہے؟

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «وَيَمْدُ يَدَهُ فُتْرَى بِيضَاءٍ مِنْ غَيْرِ سَوْءٍ ، وَيَقُولُ: هَذِهِ يَدُ اللَّهِ...»: مختصر بصائر الدرجات ص ۱۸۳، الهدايه الكبرى ص ۳۹۷.

۲- الإمام الباقر (عليه السلام): «ومعه عهد من رسول الله قد توارثه الأبناء عن الآباء»: الاختصاص ص ۲۵۷.

یہ جبرائیل علیہ السلام یہی جو جہنک کر امام کے ہاتھوں کا بوسہ لے کر بیعت کر رہے تھے اور ان کی بیعت کر رہے تھے اس کے بعد تمام فرشتے امام کی بیعت کر رہے گئے (۱)

اب امام کے دوستوں (اصحاب) کی بیعت کرنے کی باری تھی

امام ان سے مخاطب ہوتے تھے: "تم یہی بڑے اور گناہوں سے بچنا ہو گا اور ہمیشہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو اور کبھی زمین پر ہلے گناہ خون نہ ہلاؤ، مال و دولت دنیا کو جمع کرنے سے پرہیز کرو اپنی خوراک اور رہن سہن سادہ ہو (۲)

البتہ اگر اصحاب امام ان شرائط کو قبول کر لیں، امام سے وعدہ بھی کر لیں کہ ہرگز کوئی غیر ان کا ہم نشین نہ ہو گا

اصحاب امام ان شرائط کو قبول کرتے تھے اور امام کی بیعت کرتے تھے

اے میرے مسافر! ذرا ان باتوں پر غور کرو

۱- الفتح: ۱۰.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «هذه يد الله وعن الله وبأمر الله... فيكون أول من يقبل يده جبرئيل ثم يبايعه...»: بحار الأنوار ج

۵۳ ص ۸.

ایک سے کہ یہ تین سو تیرے افراد مستقبل میں دنیا کے حکمران ہوں گے ان میں سے ہر ایک کسی ملک کا حاکم ہو گا لیکن امام سے وعدہ کیا ہے کہ سادگی اپنائیں گے

بلاوجہ و اس مقام تک نہیں پہنچے کہ جو امام کے اصحاب اور نمائندے بنیں۔

یہ وعدہ جو امام نے اپنے اصحاب کے ساتھ کیا ہے اس عدالت کا ایک نمونہ ہے جس کی سب انتظار کر رہے ہیں۔

جی ہاں! امام زمانہ علیہ السلام اپنے اصحاب سے بیعت لیتے ہیں کہ وہ قرآن و سنت کے مطابق عمل کریں (۱)

دیکھو! آسمان سے ایک تلوار نازل ہو رہی ہے (۲)

تمام تین سو تیرے افراد کے لیے ایک خاص تلوار نازل ہوتی ہے

ہر کوئی اپنی تلوار کو اٹاتا ہے کوئی بلی غلطی سے دوسرے کی تلوار نہیں اٹاتا کیونکہ ہر تلوار پر اس کا نام لکھا ہوتا ہے

۱- أمير المؤمنين (عليه السلام): «يقول المهديّ:.... أبايكم على أن لا- تولّون دابراً، ولا- تشرقون، ولا- تزنون، ولا- تفعلون محرّماً...»: معجم أحاديث الإمام المهديّ (عليه السلام) ج ۲ ص ۱۰۶.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «...يباع الناس على كتاب جديد...»: الغيبة للنعمانی ص ۲۰۰، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۷۲.

عجیب ہے کہ ہر تلوار پر ہزاروں لکڑیوں جن سے ایک ہزار دوسرے مطلب سمجھے جاتے ہیں۔ (۱)

و ہر کلمہ سے ہزار دیگر کلمات سمجھتے ہیں۔ خدا نے اصحاب امام کے لیے ان کلمات کو تیار کیا ہے تاکہ مختلف اوقات میں ان کلمات سے استفادہ کریں۔

تعجب یہ ہے کہ اصحاب امام ان تلواروں سے دشمن کے خلاف کیسے جنگ کریں گے ان کے دشمنوں کے پاس جدید ترین اسلحہ موجود ہے؟

ان میں سے ایک کے پاس جاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں۔

و اپنی تلوار مجھے دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے دیکھو۔

میں اس تلوار کو لیتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ باوجود یہ تشخیص نہ دے سکتا کہ وہ کس چیز کی بنی ہوئی ہے۔

و کہتا ہے: کیا جانتے ہو اس تلوار سے پہلے کو ریزہ ریزہ کیا جا سکتا ہے؟

جی ہاں یہ تلوار اتنی قدرت رکھتی ہے کہ اگر کس پہلے پر بلی ماری جائے تو اس کو ریزہ ریزہ کر سکتی ہے۔ (۲)

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «إذا قام القائم نزلت سيوف القتال ، على كل سيف اسم الرجل واسم أبيه...»: الغيبة للنعماني ص ۲۵۱، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۵۶.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «مكتوب على كل سيف اسم الرجل واسم أبيه وجليته ونسبه...»: الغيبة للنعماني ص ۳۲۷، جامع أحاديث الشيعة ج ۲۵ ص ۴۹.

کئی مرتبہ لوگ مجھ سے سوال کرتے تھے کہ امام زمانہ علیہ السلام کیسے ایک تلوار سے پوری دنیا پر اقتدار حاصل کریں گے؟

آج مجھے اس کا جواب ملا، اگر اصحاب امام کی تلوار پہلے کو ریز ریز کر سکتی ہے، پس تو امام کی تلوار کیا کیا کر سکتی ہوگی؟

جی ہاں! امام کے ہر کماندار کے ہاتھ میں ایک انتہائی ترقی یافتہ اسلحہ جو تلوار کی شکل میں ہے کہ جو کسی لوہے سے بنا ہوا نہ ہو بلکہ جدید ترین ٹیکنالوجی کا شاہکار ہے

اس اسلحہ میں کیا خصوصیت چھپی ہوئی ہے؟

نہیے جانتا صرف یہ پہلے کو ریز ریز کرتی ہے

اس اسلحہ کو خدا نے بنایا ہے اور خدا کا ہاتھ تو سب کے ہاتھوں سے بلند ہے





## کعبہ کے پاس کیا پورا ہوا؟

اب جبکہ سورج نکل آیا ہے مکہ کے لوگوں کو پتہ چلتا ہے کہ مسجد الحرام میں کچھ خاص خبریں ہیں۔

وہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں: یہ کون ہے جو کعبہ کے پاس ہے اور کچھ لوگوں نے اسے گھیرا ہوا ہے؟

اس دوران ہر جگہ آواز آتی ہے (۱)

غور سے سنو! یہ جبرائیل علیہ السلام کی آواز ہے: اے لوگو! یہ مہدی آل محمد ہیں ان کی پیروی کرو (۲)

تمام لوگ اس آواز کو سنتے ہیں (۳)

عجیب یہ ہے کہ ہر کوئی اس آواز کو اپنی زبان میں سنتا ہے اگر عرب ہے تو عربی میں اگر فارس ہے تو فارسی میں، اگر پاکستانی ہے تو اردو میں (۴)

جب لوگ اس آواز کو سنتے ہیں تو ایک دوسرے سے ظہور کے بارے میں بات کرتے ہیں اور سمجھ جاتے ہیں کہ خدا کا وعدہ پورا ہو گیا ہے (۵)

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «... لهم سيوف من حديد غير هذا الحديد ، لو ضرب أحدهم بسيفه جبلاً لَقَدَّه حَتَّى يَفْصَلَهُ»: بصائر الدرجات ص ۵۱۲، مختصر البصائر ج ۶ ص ۲۷، بحار الأنوار ج ۲۷ ص ۴۳.

۲- الإمام الباقر (عليه السلام): «فینادی المنادی بمکہ باسمہ... حَتَّى يَسْمَعَهُ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلِّهِمْ...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۲۲، تفسیر العیاشی ج ۱ ص ۶۵.

۳- الإمام الصادق (عليه السلام): «فإذا طلعت الشمس وأضاءت صحاح صائح بالخلائق: يا معشر الخلائق، هذا مهدي آل محمد... فأول من يقبل يده الملائكة ثم الجنّ ثم النقباء ، ويقولون: سمعنا وأطعنا...»: مختصر بصائر الدرجات ص ۱۸۳، بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۸.

۴- قلت لأبي عبد الله (عليه السلام): «النداء حقّ؟ قال: أي والله حَتَّى يَسْمَعَهُ كُلُّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ»: الغيبة للنعماني ص ۲۸۳، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۴۴.

۵- الإمام الصادق (عليه السلام): «ينادی مناد باسم القائم (عليه السلام)... يُسْمَعُ كُلُّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ...»: كمال الدين ص ۶۵۰، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۰۵.

مکہ کے لوگ یہ آواز سننے کے بعد مسجد الحرام کی طرف بھاگتے ہیں تاکہ دیکھیں وہ کیا ہو رہا ہے

وہ دیکھتے ہیں کہ اصحاب امام علیہ السلام، امام علیہ السلام کے ساتھ جمع ہیں

اب امام لوگوں کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں آپ کی رائے میں امام کی پہلی بات کیا ہو گی؟

امام کعبہ کے پاس جا کر دیوار کعبہ کا سہارا لے کر کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں

" اے لوگو! میں مدی حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا بیٹا ہوں جو کوئی آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد کو دیکھنا چاہتا ہے مجھے دیکھو اے لوگو! میں تم سے مدد طلب کرتا ہوں کون ہے جو میری مدد کرے گا؟ "

(۱)

اب مکہ کے لوگوں کو ہمت بہا امتحان پیش آجاتا ہے باوجود اس کے کہ امام ہزار سال سے زیادہ عمر رکھتے ہیں لیکن ایک جوان کی شکل میں ظہور کرتے ہیں (۲)

- 
- ۱- أمير المؤمنين (عليه السلام): «فَعِنْدَ ذَلِكَ يَظْهَرُ الْمَهْدِيُّ عَلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ ، وَيَشْرَبُونَ حَبَّهُ ، فَلَا يَكُونُ لَهُمْ ذِكْرٌ غَيْرُهُ»: الملاحم والفتن ص ۱۲۸، كنز العمال ج ۱۴ ص ۵۸۷.
  - ۲- الإمام الباقر (عليه السلام): «فِينَادِي: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَسْتَنْصِرُ اللَّهَ ، فَمَنْ أَجَابَنَا مِنَ النَّاسِ؟»: الغيبة للنعماني ص ۲۹، الاختصاص ص ۲۵۶، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۳۸.

مکہ کے لوگ شک و تردید میں آئے کچھ لوگ یقین نہ لے کر تہ کی یہ وہی مہدیؑ (۱)

وہ چالاکی کرتے اور فیصلہ کرتے کہ امام کو قتل کر دیں لیکن بول گئے کہ امام کے کتنے باوفا اصحاب  
ہیں جنہوں نے عد کیا کہ آخری سانس تک امام کا دفاع کریں گے (۲)

جب لوگ دیکھتے ہیں کہ امام کے اصحاب دفاع کے لیے تیار ہیں تو پشیمان ہو جاتے ہیں اور مسجد الحرام کو ترک کر  
دیتے ہیں

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «من أعظم البليه أن يخرج إليهم صاحبهم شاباً وهم يحسبونه شيخاً كبيراً»: الغيبة للنعماني ص  
۱۹۴، بحار الأنوار ج ۲ ص ۲۸۷.

۲- أمير المؤمنين (عليه السلام): «يُبعث وهو ما بين الثلاثين وإلى الأربعين»: الملاحم والفتن ص ۱۵۴.



## شیطان کی آواز کاسنائی دینا

ایک مدت کے بعد لوگوں نے جبرائیل علیہ السلام کی آواز کو سنا کہ ان کے دل امام کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ سب چاہتے ہیں کہ امام کو دیکھیں۔ (۱)

میکہ، کوفہ و مدینہ اہلی تک سفیانی کے قبضہ میں ہے لیکن اگر ان دو شہروں میں جائیں تو دیکھیں گے کہ سفیانی کے سپاہی اپنے کمانوں کے حق ہونے میں شک کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سفیانی کی قید سے چھٹکارا پا کر امام کے ساتھ مل جائیں۔

شیطان چونکہ انسانوں کی سعادت کا دشمن ہے چاہتا ہے کہ ہر طریقہ سے لوگوں کو گمراہ کرے اب بلی لوگوں کو دلوں کو دینے کی سوچ رہا ہے کہ لوگ امام کے ساتھ نہ مل سکیں۔

وہ جانتا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے بعد دنیا پر خدا کے نیک لوگوں کی حکومت ہوگی اور برے لوگوں کے لیے زمین پر آگ کا زمانہ ہوگا۔

۱- الإمام السجّاد (علیہ السلام): «فیقومون إلیہ لیقتلوه، فیقوم ثلاثمئہ وینیف علی الثلاثمئہ فیمنعونه منه»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص

اسی لیجے جب غروب آفتاب کا وقت ہوتا ہے شیطان کی آواز بلند ہوتی ہے شیطان بلند آواز سے پوری دنیا کے لوگوں سے خطاب کرتا ہے اور کہتا ہے لوگو! آگاہ رہو کہ سفیانی اور اس کے اصحاب برحق ہیں (۱)

تمام لوگ اس آواز کو سنتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ یہ شیطان کی آواز ہے کچھ گمراہ جو جاتے ہیں وہ شیطان کا دلو کہہ کر جاتے ہیں اور امام زمانہ علیہ السلام سے بے زاری کا اظہار کرتے ہیں (۲)

مجبوراً ان لوگوں پر افسوس ہو رہا ہے کہ کیسے شیطان کے جال میں پھنس گئے ہیں

آئمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات میں آیا ہے

کہ زمانہ ظہور میں دو آوازیں بلند ہو گئیں

پہلی آواز کے طلوع آفتاب کے نزدیک ہے کانوں میں پڑے گی جو جبرائیل علیہ السلام کی آواز ہے اور غروب کے وقت جو آواز سنائی دے گی وہ شیطان کی آواز ہے

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «فلا يبقى في الأرض يومئذ أحد إلا خضع وذلت رقبته لها»: الغيبة للنعماني ص ۲۶۸، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۹۲.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «صعد إبليس في الهوا حتى يتواري عن أهل الأرض ، ثم ينادى...»: الغيبة للنعماني ص ۲۶۸، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۶۸. عن الإمام الصادق (علیہ السلام): «ثم ينادى إبليس لعنه الله في آخر النهار: الا- أن الحق في السفينيوشيعة...»: كمال الدين ص ۶۵۲، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۰۶. وعن الإمام الصادق (علیہ السلام): «إن الشيطان لا يدعهم حتى ينادى كما نادى برسول الله يوم العقبة»: الغيبة للنعماني ص ۲۷۳

شیعہ چونکہ پہلے سے اس بات کو جانتے ہیں کہ اذکارِ دہوکہ نہ کہ اذکارِ گم و گمانتہ ہیں کہ حکومت عدل بہت نزدیک  
(۱)

---

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «فَعِنْدَ ذَلِكَ يَتَّبِرُونَ مِنَّا وَيَتَنَاوَلُونَا...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۹۳.

## لشکر سفیانی کا زمین میں دہنسی جانا

آج چودہ محرم کی رات ۱۱ شہر مکہ کا آسمان ہلی مہتابی ۱۱ (چاند کی روشنی سے دمک رہا ۱۱) امام کے ظہور کی چوتھی رات ۱۱ شہر مکہ میں آرام و سکون ۱۱ البتہ شہر سے بالہ سفیانی کی فوج نے شہر کا محاصرہ کر رکھا ۱۱ (۱)

لشکر سفیانی ہارتا ۱۱ کے شہر میں داخل ہو اور امام کے لشکر کے ساتھ جنگ کر ۱۱

۱۱ انتظار کر رہے ۱۱ کے مدینہ سے ان کے مددگار ہلی آجائیں تاکہ امام کے ساتھ جنگ کر سکیں ۱۱ آج کی رات مدینہ سے سفیانی کے تین لاکھ سپاہی مکہ کی جانب حرکت کرتے ہیں سفیانی نے انہیں حکم دیا ۱۱ کے شہر مکہ پر قبضہ کرو، کعبہ کو منہدم، اور امام کو قتل کر دو ۱۱ سفیانی کا منصوبہ ۱۱ (۲)

جی ۱۱! امام زمانہ علیہ السلام کے پاس تو صرف تین سو تیرے سپاہی ہیں کیسے وہ تین لاکھ سے زائد فوج کا مقابلہ کریں گے؟

میں جانتا ہوں کہ خدا ہرگز اپنے ولی کو تنہا نہیں چھوڑے گا

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «ینادی مناد من السماء أوّل النهار یسمعه کلّ قوم... فیثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت علی الحقّ، وهو النداء الأوّل»: الغیبه للنعمانی ص ۲۶۸.

۲- ابن عباس: «فإذا أتوا البیداء، فنزلوها فی لیلہ مقمره»: کتاب الفتن للمروزی ص ۲۰۲.



سفیانی کا لشکر مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوتا ہے مدینہ سے خارج ہونے کے بعد سر زمین ”بیدا“ میں مستقر ہوتا ہے (۱)

کیا جانتے ہیں کہ سر زمین ”بیدا“ کونسی ہے؟

تقریباً مدینہ سے مکہ کی طرف جاتے ہوئے پندرہ کلومیٹر باہر نکلیے تو ”بیدا“ نامی جگہ آتی ہے

تو وہی سی رات گزرتی ہے

وہ کون مرد ہے جو آہستہ آہستہ اس سمت آ رہا ہے؟

دیکھو! ظاہر سے لگتا ہے کہ وہ اہل مکہ نہیں ہے کسی اور راستہ سے آ رہا ہے وہ شخص امام کا پوچھتا ہے گویا اسے کوئی اہم کام ہے امام کے ساتھی اسے امام کے خدمت میں پیش کرتے ہیں

وہ شخص آ کر کہتا ہے: اے میرے آقا! مجھے آپ کو ایک خوشخبری سنانے کا حکم دیا گیا ہے ایک فرشتہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کے پاس آؤں (۲)

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «فيقول الرجل: ... نريد إخراج البيت وقتل أهله»: بحار الأنوار ج ۳ ص ۱۰.

۲- «البدياء: اسم لأرض ملساء بين مكة والمدينه، بطرف الميقات المدني الذي يُقال له ذو الحليفه»: معجم البلدان ج ۱ ص ۵۲۳، تاج العروس ج ۴ ص ۳۶۸. عن الإمام الصادق (عليه السلام): «فيقول الرجل: عددنا ثلاثمئة ألف رجل نريد إخراج البيت وقتل أهله»: بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۱۰.

میں اس ماجرا کو نہ لیں جانتا، اس شخص کی بات سے تعجب کرتا ہوں کیسے ممکن ہے کہ یہ شخص دعویٰ کر رہا ہے کہ اس نے فرشتوں کو دیکھا ہے؟

امام جو کہ ہر چیز سے آگاہ ہیں کہ بتاؤ: اپنی بات مجھے بتاؤ

وہ شخص امام کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

میں آیا ہوں کہ آپ کو اطلاع دوں کہ سفیانی کالشکر نابود ہو گیا ہے اور میرا بھائی سفیانی کے لشکر میں تھے اور سفیانی کے حکم پر مکہ پر قبضہ کرنے کے لیے نکلے تھے جب سرزمین پیدا پہنچے تو رات کی تاریکی چھا گئی اسی لیے اس صحرا میں قیام کیا

اچانک اس بیابان میں ایک آواز سنائی دی: اے صحرا پیدا اس ظالم قوم کو اپنے اندر نگل لو (۱)

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تمام سپاہی اس میں گئے گئے فقط میں اور میرا بھائی باقی بچے اس فوج کا کوئی نام و نشان باقی نہیں بچا، میں اور میرا بھائی مہلوت رہ گئے

۱- «یا سیدی، انا بشیر، امرنی ملک من الملائکہ ان الحق بک...»: مختصر بصائر الدرجات ص ۱۸۲، بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۶.

اچانک ایک فرشتہ نمودار ہوا اور میرے بھائی کو آواز دی اور کہتا: اب سفیانی کے پاس جاؤ اور اس بات کی خبر دو اس کا لشکر زمین نہ نگل لیا۔ پھر وہ میری طرف مخاطب ہوا اور کہتا: مکہ جاؤ امام زمانہ علیہ السلام کو اس کے دشمنوں کی نابودی کی اطلاع دو اور توبہ کرو۔ (۱)

اب میرے لیے بہت سی چیزیں واضح ہو گئی ہیں۔

جی ہاں! خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا اور دشمن امام زمانہ علیہ السلام کو نابود کر دیا۔

وہ شخص چونکہ اپنے کیم پر پشیمان ہے جب امام مہربان کو دیکھتا ہے توبہ کرتا ہے اور اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔

کیا جانتے ہیں کہ جس فرشتہ نے اس شخص کے ساتھ بات کی کون تھی؟

وہ آواز جو صحرائے ”بیدا“ میں بلند ہوئی کیا تھی؟

وہ جبرائیل علیہ السلام تھے کہ جو حکم خدا سے آئے تھے کہ اس لشکر کو نابود کریں۔ (۲)

۱- الإمام الباقر (عليه السلام): «فنادى مناد من السماء: يا بیداء أبيدى القوم، فيخسف بهم البیداء...»: الاختصاص ص ۲۵۶، تفسير العیاشی ج ۱ ص ۲۴۵.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «يقول الرجل: ... فلما صرنا فى البیداء عرسنا فيها، فصاح بنا صائح: يا بیداء أبيدى القوم الظالمين، فانفجرت الأرض وابتلعت كل الجيش، فإذا نحن بملك قد ضرب وجوهنا فصارت إلى ورائنا كما ترى، فقال لأخى: ويلك يا نذير، امض إلى الملعون السفیانی... وقال لى: يا بشير الحق بالمهدى بمكّه وبشّره بهلاک الظالمين...»: مختصر بصائر الدرجات ص ۱۸۲، بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۶.

لشکر سفیانی چاہتا تھا کہ کعبہ کو خراب کرے اور امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرے تو خدا کے عذاب میں گرفتار ہو گیا اور زمین کے اندر دفن ہو گیا (۱)

سفیانی کے لشکر کی تباہی کی خبر لے کر جگہ پھیل گئی اور جنہوں نے اپنے آپ کو مکہ کا محاصرہ کر رکھا تھا اس خبر کو سنتے ہی فرار کر گئے

سفیانی شہر کو فہم میں لے کر اس خبر کو سنتے ہی اس کا جسم خوف سے کانپنے اور مکہ پر حملہ کی سوچ اپنے دماغ سے نکال دی

---

۱- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): «بعث اللہ سبحانہ جبرئیل فیقول: یا جبرئیل اذہب فأبدہم...»: تفسیر الثعلبی ج ۸ ص ۹۵، تفسیر القرطبی ج ۱۴ ص ۳۱۵.



## دس ہزار کھ لشکر آنا

مکہ کے لوگ جب سفیانی کے لشکر کی تباہی کی خبر سنتے ہیں بہت ہر جاتے ہیں اسی لیے شہر میں سکون ہو جاتا ہے اب کوئی امام سے دشمنی کرنے کی نہی سوچتا ہے

امام کی عالمی حکومت کا دارالخلافہ شہر کوفہ ہے میں انتظار کر رہا ہوں کہ کوفہ کی جانب سفر کروں

میں سننا چاہتا ہوں کہ امام کب کوفہ کی جانب روانہ ہو گا، امام کے ایک قریبی صحابی کے پاس جاتا ہوں اور اس سے پوچھتا ہوں کہ امام کوفہ کی جانب کیوں روانہ نہیں ہو رہے؟

وہ جواب میں کہتا ہے: امام انتظار کر رہے ہیں کہ ان کا تمام لشکر مکہ میں آ جائے

جی ہاں، جس وقت جبرائیل علیہ السلام نے آواز دی اور لوگوں کو امام کی جانب دعوت دی بہت سے لوگ مکہ کی جانب چل دیے انہیں مکہ کی

جانب دعوت دی گئی اور ان کی ذمہ داری ہے کہ امام کے ساتھ ملحق ہو (۱)

کیا آپ نہ کہلی دیکھا ہے کہ پرندہ کس طرح اپنے گونسلوں میں پناہ لیتا ہے؟

یہ لوگ بلی اسی طرح مکہ کی جانب روانہ ہوتے ہیں اور امام کی خدمت میں حقیقی آرام پاتے ہیں (۲)

خدا کا ارادہ ہے کہ امام اس دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ سے خارج ہو (۳)

اگر مکہ سے نکلیں تو دیکھیں گے کہ شیعہ کس شوق کے ساتھ مکہ کی جانب ہوں گے جیسے کوئی مقابلہ منعقد

ہو رہا ہو کہ کون سب سے پہلے امام کی خدمت میں حاضر ہو گا (۴)

یہ وہ شوق ہے جو خداوند عالم نے شیعوں کے دل میں رکھا ہے کہ انہیں اس طرح ہر رکن (۵)

۱- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): «لیؤمن هذا البيت جيش يغزونه ، حتى إذا كانوا ببیداء من الأرض يُخسف بأوسطهم...»:

صحیح مسلم ج ۸، ۱۶۷، سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۳۵۰، سنن النسائی ج ۵ ص ۲۰۷، المستدرک للحاکم ج ۴ ص ۴۲۹، السنن

الکبری ج ۲ ص ۳۸۵، المعجم الکبیر ج ۲۴ ص ۷۵، الجامع الصغیر ج ۲ ص ۴۴۵، التاريخ الکبیر ج ۵ ص ۱۱۹.

۲- الإمام الصادق (علیه السلام): «یصبح أحدکم وتحت رأسه صحیفه علیها مکتوب: طاعه معروفه»: کمال الدین ص ۶۵۴، بحار

الأنوار ج ۵۲ ص ۳۰۵. عن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): «إذا كان عن خروج القائم ینادی مناد من السماء... فالحقوا

بمکّه»: الاختصاص ص ۲۰۸، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۰۴.

۳- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): «تؤوب إليه أمتی كما تؤوب الطیر إلى أوكارها»: دلائل الإمامه ص ۴۴۵، الدرّ النظیم

ص ۷۹۹.

۴- الإمام الصادق (علیه السلام): «وما یرج إلا فی أولى قوه ، وما یرج إلا قوه إلا عشره آلاف...»: کمال الدین ص ۶۵۴،

التفسیر الصافی ج ۴ ص ۶۵، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۲۳.

۵- «ویتسارع الناس إليه من کل وجه ، ویملأ الأرض عدلاً»: الملاحم والفتن ص ۱۴۰، کتاب الفتن للمروزی ص ۲۱۷.

و مقدس عشق کے ساتھ بیابانوں کو گزارتے ہوئے راہ امام میں تمام سختیوں کو برداشت کر رہے ہیں۔ (۱)

آپ خود جانتے ہیں کہ تین سو تیرے افراد کس طرح مکہ میں داخل ہوئے و طی الارض کے ذریعے مکہ میں داخل ہوئے اس لیے کہ وہ کمانڈر ہیں اور مستقبل قریب میں پوری دنیا میں امام کے نمائندے ہو گئے۔ (۲)

لیکن یہ دس ہزار لوگ امام زمانہ علیہ السلام کا لشکر ہیں و قائم آل محمد کی مدد کے لیے آرہے ہیں۔

۱- «يقذف الله محبته في قلوب الناس فيسير...»: كتاب الفتن للمروزي ص ۲۱۷.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «يا سدير ، الزم بيتك وكن جليساً من أحلاسه ، واسكن ما سكن الليل والنهار ، فإذا بلغك أنّ السفيناني قد خرج فارحل إلينا ولو على رجلك»: الكافي ج ۸ ص ۲۶۵، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۷۱.





## ناصرین امام علیہ السلام

آہستہ آہستہ دس ہزار لشکر کی تعداد پوری ہو رہی ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ بہت مہربان ہیں گویا کہ ایک دوسرے کے بلائی ہیں (۱)

اے میرے مسافر! کیا اجازت دینے کے لیے ان افراد کی خصوصیات کے بارے میں بات کریں؟

وہ امام کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں اور امام کی بات کو جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں (۲)

بہادر اور نڈر لوگ ہیں ان کے دل میں ذرے برابر خوف نہیں ہے جیسا کہ امام کو بھی بہادر اور یقین کامل والا افراد کی ضرورت ہے کمزور دل اور سست عقیدے والا لوگ اس راستے پر نہیں چل سکتے؟

لشکر امام کے افراد کا عقیدے اور ایمان اتنا مضبوط ہے کہ شیطان انہیں گمراہ نہیں کر سکتا یہ پختہ ایمان والا شہر میں جو حق و حقیقت کے ساتھ ہیں (۳)

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «هم النجباء والفقهاء ، وهم الحکّام ، وهم القضاہ»: دلائل الإمامہ ص ۵۶۲، الملاحم والفتن ص ۳۸۰.

۲- «وإن أصحاب القائم یلقى بعضهم بعضا كأنهم بنو أب وأمّ»: دلائل الإمامہ ص ۵۶۲، الملاحم والفتن ص ۳۸۰.

۳- الإمام الصادق (علیہ السلام): «هم أطوع له من الأمة لسیدها...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۰۷.

اگر رات کو ان کے پاس جائیں، تو دیکھیں گے وہ عبادت میں مصروف ہیں ان کے گریہ و مناجات کی آوازیں سنائی دیتی ہیں دن میں بلادر شیروہ کی طرح میدان میں آتے ہیں اور انہیں کسی چیز کا نہ کوئی خوف ہے نہ ہراس

شہادت کی دعا کرتے ہیں ان کی خواہش یہ ہے کہ امام کی رکاب میں شہید ہوں گی! اس سے بہتر کیا سعادت ہے کہ انسان اپنی جان امام پر قربان کر دے (۱)

کیا اس فانی دنیا میں اس سے بہتر کوئی خواہش ہو سکتی ہے؟

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں یہ خواہش ہے

یقیناً انسان کی زندگی ان امداد کے ساتھ کتنی لذت بخش ہو جاتی ہے

بلکہ حال اصحاب امام، امام کے گرد جمع ہیں اور سخت ترین شرائط میں امام کے ساتھ ہیں (۲)

کافی ہے کہ امام انہیں حکم دیں اس وقت دیکھیں کہ یہ کس طرح حکم امام سے عمل کرتے ہیں (۳)

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «رجال كأنّ قلوبهم زبر الحديد لا يشوبها شكّ في ذات الله ، أشدّ من الحجر...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۰۸.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «... رهبان بالليل ليوث بالنهار... يدعون بالشهادة ويتمنون أن يقتلوا في سبيل الله...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۰۸، مستدرک الوسائل ج ۱۱ ص ۱۱۴.

۳- الإمام الصادق (عليه السلام): «... ويحفون به، يقونه بأنفسهم في الحرب...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۰۸.

خدا نے انہیں اچلی جسمانی طاقت دی ہے کہ اپنے امام کا دفاع کر سکیں (۱)

جب وہ کسی سر زمین سے گزرتے ہیں تو وہ زمین دوسری زمینوں پر فخر کرتی ہے کہ صحابی امام اس پر سے گزرا  
(۲)

تمام مخلوقات اصحاب امام کی فرمانبرداری کرتی ہیں حتیٰ کہ پرندے اور وحشی جانور بھی (۳)

- 
- ۱- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): «کَدَّادُونَ مَجْدُونَ فِي طَاعَتِهِ...»: عيون أخبار الرضا ج ۲ ص ۶۴.
  - ۲- الإمام الباقر (عليه السلام): «وجعل قوه الرجل منهم قوه أربعين رجلاً...»: الكافي ج ۸ ص ۲۹۴، الخصال ص ۵۴۱، شرح الأخبار ج ۳ ص ۵۶۹، مشكاة الأنوار ص ۱۵۱.
  - ۳- الإمام الباقر (عليه السلام): «حتّى تفخر الأرض على الأرض وتقول: مرّ بي اليوم رجل من أصحاب القائم...»: الإمامه والتبصره ص ۱۳۱، كمال الدين ص ۶۷۳.



## ذہن جلد والا لباس اور حیرت انگیز عصا

اب امام کے تمام اصحاب مکہ جمع ہو گئے یہ وہ آئے یہ تاکہ امام پر اپنی جان قربان کریں

امام جنگی لباس پہن کر مدینہ کی جانب روانگی کے لیے تیار ہوتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں کہ امام کا جنگی لباس وہی حضرت یوسف کی قمیض ہے؟

ارے امام نہ یہ لباس کیوں پہنا؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ امام کا یہ لباس کوئی معمولی لباس نہیں بلکہ یہ وہ لباس ہے جیسے آگ نہ لگ سکتی ہے (۱)

تعجب نہ کریں آئیے آپ کو تاریخی واقعہ سناتا ہوں

حضرت یوسف کی قمیض دراصل حضرت ابراہیم کی قمیض تھی

جب نمرود نے چاہا، تو کہ خدا پرستی کے جرم میں حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالے، حضرت جبرائیل علیہ السلام زمین پر

آئے تاکہ توحید کے پرچم دار

---

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «لیس من شیء إلا وهو مطیع لهم ، حتی سباع الأرض وسباع الطیر...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۶۷۳.

کی مدد کریں و جنّت سے ان کو لیں لباس لائیں جس کی وجہ سے آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہ جلا سکی (۱)

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ لباس ان کی اولاد کو وراثت میں ملا اور حضرت یوسف تک پہنچ گیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں کی روشنی کا باعث بنا

یہ لباس نسل بہ نسل ہوتا ہوا پیغمبر اسلام تک پہنچا اور پھر بعد میں آئمہ معصومین علیہم السلام کو ایک دوسرے سے وراثت میں ملا (۲)

اب واضح ہوا کہ کیوں خدا نے اس لباس کو امام زمانہ علیہ السلام تک محفوظ رکھا؟

میرے مسافر! کیا اس زمانہ میں نمرود کی آگ کوئی معمولی آگ تھی؟

اس آگ کے شعلہ آسمان سے لگ رہے تھے؟

نمرود نے اس آگ کو جلانے کے لیے اپنے تمام امکانات سے استفادہ کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کے درمیان پھینک دیا؛ لیکن خدا نے اپنے نبی کو اس لباس کے ذریعے بچایا اور آج وہ لباس امام کے پاس ہے

۱- «إِنَّ الْقَائِمَ إِذَا خَرَجَ يَكُونُ عَلَيْهِ قَمِيصٌ يَوْسُفَ...»: كَمَالُ الدِّينِ ص ۱۴۳، تَفْسِيرُ نَوْرِ الثَّقَلَيْنِ ج ۲ ص ۴۶۴.

۲- الإِمَامُ الصَّادِقُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ): «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا أُوقِدَتِ النَّارُ، أَتَاهُ جِبْرَائِيلُ بِثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ فَأَلْبَسَهُ إِيَّاهُ، فَلَمْ يَضِرَّهُ مَعَهُ حَرٌّ وَلَا بَرْدٌ»: بَصَائِرُ الدَّرَجَاتِ ص ۲۰۹، الكافي ج ۱ ص ۲۳۲.

امام روانہ ہونے کے لیے تیار ہو گئے، میں دیکھ رہا تھا کہ امام کس اسلحہ کو دشمنوں کے ساتھ جنگ کے لئے اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔

امام کے پاس اسلحہ کی بجائے ایک چھٹی ہی تھی!

میں اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ اس فوج کے کمانڈر نے اپنے ساتھ اس لکڑی کی چھٹی کو کیوں رکھا ہے؟

آخر آج کی جنگ تو توپ لینک جہاز اور میزائل کی ہے جتنا بلی سوچتا ہوں جواب نہیں ملتا اسی لیے امام کے ایک صحابی سے پوچھتا ہوں امام نے اسلحہ کی جگہ اس چھٹی کو کیوں رکھا ہے؟

وہ مجھے جواب دیتا ہے کہ امام کے ہاتھ میں جو چھٹی ہے وہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہے (۱)۔

باوجود کہ یہ چھٹی ہزاروں سال قبل ایک درخت سے تھی گئی لیکن ابھی تک تر و تازہ ہے جیسا کہ ابھی درخت سے کاٹی گئی ہے (۲)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں لوگ جادو میں زیادہ مہارت رکھتے تھے۔

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «وکلّ نبی ورث علماً أو غیره ، فقد انتهی إلى محمّد وآله»: علل الشرائع ج ۱ ص ۵۳، کمال الدین ص ۱۴۲۔

۲- «وإنّ القائم إذا خرج یكون علیہ قمیص یوسف ومعه عصا موسی»: کمال الدین ص ۱۴۳، الغیبه للطوسی ص ۲۶۶، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۱۲۔



آج کی اصطلاح میں وہ سحر و جادوگری کا دور تھا لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی چوٹی کو پلینکا تو وہ ایک اژدہا بن گئی اور ان کے تمام سانپوں کو نگل لیا

آج انسان جتنی مرضی ترقی کرے امام زمانہ علیہ السلام اسی چوٹی سے دشمن کا مقابلہ کرے گا

یہ عصا بھی تعجب خیز ہے امام اس کے ساتھ جو حکم دے گا وہ انجام پائے گا

ابھی پتہ چلا کہ یہ عصا جو امام کے پاس ہے امام کے ساتھ باتیں بھی کرتی ہے (۱)

جی ہاں! اب تک انسان نے جو کچھ بنایا ہے ٹینک، توپ، جہاز، میزائل کافی ہے امام اس کو حکم دے اور ان تمام چیزوں کو کنٹرول کرے (۲)

قرآن نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے بارے میں بات کی ہے اس عصا پر جادو و سحر کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا اس نکتہ کو قبول کرتے

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «و تصنع ما تؤمر»: الاختصاص ص ۲۷۰، بحار الأنوار ج ۲۶ ص ۲۱۹.

۲- الإمام الباقر (علیہ السلام): «وإنها لتنطق إذا استنطقت...»: الکافی ج ۱ ص ۲۳۱، الاختصاص ص ۲۷۰، بحار الأنوار ج ۲۶ ص ۲۱۹.

یہ کہ قرآن جو بات کہتا ہے وہ ذہن سے دور نہ ہو گی پس اس عصا سے بلی نینک، توپ، میزائل اور جہاز کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے

اس زمانہ میں منر جادو تھا آج جو کچھ بلی سے خدا کے حکم سے اس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے

کیا جانتے ہیں کہ جب امام اس عصا کو زمین پر پھینکیے گا وہ عصا کس چیز میں تبدیل ہو جائے گی؟

میں نہیں جانتا کہ کس لفظ کا استعمال کرو؟

کیا کہہ سکتا ہو کہ وہ کس پر اڑدے، میں تبدیل ہو جائے گی؟

ہرتا ہو کہ کہہ یوں کہہ دیے مصنف نے بلی کیا عجیب و غریب باتیں شروع کر دی ہیں میں واقعتاً نہیں جانتا کہ کیا کہو؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے زبان سے ہمیں کر کوئی چیز نہیں ہو سکتی

آپ تو ان کی بات کو قبول کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "جب ہمارے قائل اس عصا کو زمین پر ماریں گے وہ زمین کو چیر دے گی اور ہلت ہلے گا"

جس کا فاصلہ زمین و آسمان تک ہو گا نمودار ہو گا جو کوئی اس کے مقابلہ میں ہو گا اس میں گر جائے گا (۱)

یقیناً خدا کس حکمت کے ساتھ اس عصا کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پھر اپنے آخری ولی کی مدد کرے گا (۲)

۱- (وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ): (الأعراف، ۱۱۷).

۲- الإمام الباقر (عليه السلام): «... يفتح له شعبتان، أحدهما في الأرض والأخرى في السقف... تلقف ما يأفكون بلسانها...»: بصائر الدرجات ص ۲۰۳، الإمامه والتبصره ص ۱۱۶، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۱۸.



## زارو فرشتو کا مدد کا لیے آنا

دیکھو! اصحاب امام کس نظم و ضبط کے ساتھ کھڑے تھے اور منتظر تھے کہ انہیں روانگی کا حکم دیا جائے اس جوان کو دیکھو کہ جو لشکر سے آگے نورانی پرچم کو اٹھائے گا؟

کیا اسے جانتے تھے؟

وہ شعیب بن صالح اس عظیم لشکر کے علمدار تھے (۱)

ان کے ہاتھ میں جو پرچم تھا کیا اس پرچم کو پہچانتے تھے؟ یہ وہی پرچم ہے جسے حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جنگ بدر میں لائے تھے (۲)

کیا جانتے تھے کہ یہ پرچم صرف دو مرتبہ استعمال ہوا ہے؟

پہلی مرتبہ جب جبرائیل علیہ السلام اس پرچم کو حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے لیے لائے اور انہوں نے جنگ بدر میں اس کو کھولا اور لشکر اسلام کو کامیابی نصیب ہوئی

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «... أُعِدَّتْ لِقَائِنَا، يَصْنَعُ بِهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ مُوسَى...»: بصائر الدرجات ص ۲۰۳، الإمامه والتبصره ص ۱۱۶، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۱۸.

۲- «ثم يخرج المهدي على لوائه شعیب بن صالح»: الغيبة للطوسي ص ۴۶۳، الملاحم والفتن ص ۱۲.

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے اس پرچم کو سمیٹ کر رکھ دیا اور کسی بلی جنگ میں نہ کہولا اور پھر حضرت امام علی کے حوالہ کر دیا انہوں نے بلی اس پرچم کو صرف جنگ جمل میں کہولا اور پھر کہلی استعمال نہ کیا (۱)

کیا جانتے ہیں کہ یہ پرچم دنیاوی، روئی، پے سن اور حریر کا بنا نہ بلکہ یہ پرچم ہشتی گے اس کا بنا ہوا (۲)

یہ پرچم اس قدر نورانی ہے کہ مشرق و مغرب کو روشن کر سکتا (۳)

جب یہ پرچم کہولا جائے گا دشمن اس سے خوف و ہراس کھائیں گے اور کوئی اقدام نہ کر سکے گا (۴)

اور دوسری طرف یہ پرچم اصحاب امام کے دلوں میں ایسی شجاعت پیدا کر دے گا کہ ان کے دلوں میں کسی قسم کا خوف ہی نہ رہے گا (۵)

مزے کی بات تو یہ ہے کہ اس پرچم کی لکڑی بلی جنت سے آئی ہے جب بلی امام اپنے دشمن کو نابود کرنا چاہے تو کافی ہے کہ صرف اس پرچم کی طرف اشارہ کریں اور وہ حکم خدا سے ہلاک ہو جائیں (۶)

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «وہی رایہ رسول اللہ نزل بہا جبرئیل یوم بدر»: الغیبہ للنعمانی ص ۳۲۰، بحار الأنوار ج ۱۹ ص ۳۲.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «لما التقی أمير المؤمنین (علیہ السلام) وأهل البصره ، نشر الراية رایہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ، فزلزلت أقدامهم... فلمّا كان یوم صفین سألوہ نشر الراية فأبى علیهم ، فتحملوا علیہ بالحسن والحسین وعمّار بن یاسر، فقال للحسن: یا بنی، إنّ للقوم مدّہ يبلغونها، وإنّ هذه الراية لا ینشرها بعدی إلاّ القائم»: الغیبہ للنعمانی ص ۳۲۰، بحار الأنوار ج ۳۲ ص ۲۱.

۳- الإمام الباقر (علیہ السلام): «ما هی والله قطن ولا- کتّان ولا- خزّ ولا- حریر، قلت: من آئی شیء؟ قال: منورق الجّنه»: الغیبہ للنعمانی ص ۳۲۰ بحار الأنوار ج ۱۹ ص ۳۲.

۴- الإمام الصادق (علیہ السلام): «إذا نشرها أضاء لها ما بین المشرق والمغرب...»: دلائل الإمامہ ص ۴۵۷، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۹۱.

۵- الإمام الباقر (علیہ السلام): «یسیر الرعب قدّامها شهراً ووراءها شهراً وعن یمینها شهراً وعن یشارها شهراً»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۶۰.

۶- الإمام الصادق (علیہ السلام): «فإذا هزّها لم یبق مؤمن إلاّ صار قلبه أشدّ من زبر الحديد»: الغیبہ للنعمانی ص ۳۲۲.

کیا آپ جانتے ہیں، کہ جب اس پرچم کو کھولا جائے گا فرشتوں کے ساتھ امام کی مدد کے لیے آئیے گے؟

پہلا دستہ: ان فرشتوں کا جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں مدد کی

دوسرا دستہ: وہ فرشتے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کے لئے آئے

تیسرا دستہ: وہ فرشتے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے جب دریائے نیل حکم خدا سے شق ہوا اور قوم بنی اسرائیل نے عبور کیا

چوتھا دستہ: وہ فرشتے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آسمان پر گئے

پانچواں دستہ: وہ چار ہزار فرشتے جو ہمیشہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی رکاب میں رہتے تھے

چھٹا دستہ: تین سو تیرے فرشتے جنہوں نے جنگ بدر میں حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی مدد کی

ساتواں دستہ: و فرشتہ کے جو کربلا میں امام حسین کی مدد کے لیے آئے۔

ان تمام فرشتوں کی تعداد تیرے ہزار تین سو تیرے کے جو امام زمانہ علیہ السلام کی مدد کے لیے آئے گے (۱)

اگر اس لشکر کے دائیں جانب دیکھیں تو آپ کو جبرائیل علیہ السلام اور بائیں طرف میکائیل علیہ السلام نظر آئیں گے (۲)

تمام زمینی و آسمانی طاقتیں آپ کے حکم کے انتظار میں ہیں۔

جب امام کا لشکر روانہ ہو گا دشمنوں کے دل میں عجیب خوف و لرزاس ہو گا یہی دلیل ہے کہ لشکر ہمیشہ کامیاب

ہو گا (۳)

جی ہاں جو لوگ نور خدا کے ساتھ دشمنی کرنا چاہتے ہیں ان کو عجیب خوف محسوس ہو گا لیکن جو کئی سالوں سے

نور خدا کی جستجو میں ہو گئے ان کے دلوں میں محبت پیدا ہو گی و اس آسمانی تحریک سے خوف نہ لگائیں گے

بلکہ ہر لمحہ خواہش کریں گے کہ حضرت مہدی کی حکومت تشکیل پائے تاکہ حقیقی عدالت کو اپنی آنکھوں سے

دیکھیں (۴)

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «... عمودها من عمد عرش الله ورحمته... لا يهوى إلى شيء إلا أهلكه»: الغيبة للنعماني ص ۳۱۹، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۲۶.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «وهم الذين كانوا مع نوح في السفينه، والذين كانوا مع إبراهيم حيث ألقى في النار...»: الغيبة للنعماني ص ۳۲۳.

۳- الإمام الصادق (علیہ السلام): «جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره...»: الغيبة للنعماني ص ۳۲۰.

۴- أمير المؤمنين (علیہ السلام): «يسير الرعب بين يديه، لا يلقاه عدو إلا هزمهم...»: الملاحم والفتن ص ۱۳۸، كتاب الفتن للمروزي ص ۲۱۵.







## و ک جو دوبار زندہ وؤ

تمام روانگی ک حکم کا انتظار کر رہے لشکر کو منظم گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا

ان کے درمیان ایک سات افراد پر مشتمل گروہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوا آگے بڑھ کر ان میں سے ایک سے پوچھتا

ان میں سے ایک نے اپنا آپ کو (تلمیخا) کا نام سے تعارف کرایا (۱)

نہیں جانتا کہ آپ اسے پہچانتے ہیں یا نہیں؟

"تلمیخا" اصحاب کف میں سے ایک کا نام ہے وہی سات افراد جن کا قصہ قرآن میں آیا

کیا آپ نے سورہ کف کو پڑھا؟

---

۱- «ویقذف الله محبته فی قلوب الناس فیسیر...»: کتاب الفتن ص ۲۱۷.

و سات خداپرست انسان جو اپنہ زمانہ ک طاعوت ( ک ظالمو ( ک خوف سہ غار میہ پناہ لیتہ ایہ اور تین سو سال سہ زیادہ اس غار میہ سوئہ رہے

شاید کہ یہ کہ جناب مصنف آپ ہلے عجیب باتیہ کرتہ کہ یہ؟

آپ کہ ہوش و حواس کہ یہ؟

یہ نہ کہ کہ خیالاتی نہ کہ گئے یہ؟ اصحاب کف کو دنیا سہ گئے ہزارو سال نہ کہ گئے ایہ آخر ان کو لشکر امام زمانہ علیہ السلام میہ کیسہ دیکہا جا سکتا ہے؟

میہ یہ کہ یہ فقط ایک جملہ کہ وہ گا:

کیا آپ نہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کہ فرمان کو نہ یہ سنا کہ آپ نہ فرمایا:

”جب ہلے ہمارہ قائم قیام کریہ گہ خداوند اصحاب کف کو زندہ کرے گا“ (۱)

جی کہ! قائم آل محمد کہ لشکر میہ ہلت سہ افراد ایسہ نہ کہ گہ جو مر نہ کہ بعد خدا کہ حکم سہ زندہ نہ کہ کر امام کی نصرت کریہ گہ

---

۱- اسامی أصحاب الکہف: فرطالوس، امیوس، دانیوس، اسرافیون، اسطاطانوس، مکسامیس، تلمیخا: التحصین ص ۶۵۵.

ایک اور وقت پر ”مقداد“ ہے

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور حضرت علیؑ کے بہترین صحابی ہے اب حکم خدا سے دوبارہ زندہ ہوا ہے (۱)

ایک اور جابر بن عبداللہ انصاری ہے وہ بھی حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے قریبی ترین صحابی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے زمانہ تک زندہ رہے ہیں

وہی کہ جو روز ”اربعین“ کربلا آئے دریا فرات پہ غسل کیا اور شہداء کربلا کی قبور کی زیارت کی وہ اب زندہ ہیں تاکہ شہداء کربلا کا انتقام لیں (۲)

میں کچھ ایسے لوگوں کو بھی دیکھ رہا ہوں کہ جو عالم برزخ میں تھے اور جب امام زمانہؑ ظہور کیا فرشتے ان کے پاس آیا اور اطلاع دی زمانہ ظہور آ گیا ہے اور اپنے امام کی مدد کے لیے دوے (۳)

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «إذا ظهر القائم بعث الله معه... وأصحاب الكهف»: دلائل الإمامہ ص ۴۶۳.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «إذا ظهر القائم، بعث الله معه... والمقداد»: نفس المصدر ص ۴۶۳.

۳- الإمام الصادق (علیہ السلام): «إذا ظهر القائم، بعث الله معه... وجابر بن عبد الله الأنصاري»: نفس المصدر ص ۴۶۳.



## لشکر امام زمانؑ علیہ السلام کا نعرہ؟

امام زمانؑ علیہ السلام نے اپنے لشکر کا پروگرام طے کر رکھا ہے ان کا پہلا مقصد شہر مدینہ کو ظالموں کے قبضہ سے نجات دلانا ہے

بیک ہے کہ لشکر سفیانی کے تین لاکھ سپاہی بیابان ”بیدا“ میں غرق ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک سفیانی کے طرفدار مدینہ میں باقی ہیں اور اس شہر میں قبضہ جمائے ہوئے ہیں

غور کرو! کیا اس آواز کو سن رہے ہو؟

کوئی بلی اپنے ساتھ کمانڈو پینے کی کوئی چیز نہ لے جائے (۱)

یہ امام کا حکم ہے کہ جو لشکر کو سنایا جاتا ہے

یہ دنیا کا واحد لشکر ہے جسے راشن کی ضرورت نہیں ہے!

کیا ایسا ممکن ہے کہ دس ہزار سے زائد کا لشکر سعودی عرب کی اس گرمی میں اپنے ساتھ کمانڈو پینے کا سامان نہ رکھے؟

امام اپنے لشکر کی پیاس کو لیکر کیا انتظام کیے ہوئے ہیں؟

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «المؤمن مخیر فی قبره ، فإذا قام القائم فُیقال له: قد قام صاحبک فإن أحببت أن تلحق به فالحق...»: نفس المصدر ص ۴۷۹. عن الإمام الصادق (علیہ السلام): «فکأنی أنظر إلیهم مقبلین... ینفضون شعورهم من التراب»: الإرشاد ج ۲ ص ۳۸۱، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۳۷، کشف الغمہ ج ۳ ص ۲۶۲.

کیا لو جاتا اگر کوئی اپنے ساتھ کچھ کھانے پینے کی چیزیں لے؟

اے میرے دوست! کیا میرے ساتھ اس لشکر کے ہمراہ جانا چاہیے؟

آپ تو جانتے ہیں کہ ہمیں ہلے اس حکم پر عمل کرنا ہو گا اور اپنے ساتھ کھانے پینے کی کوئی چیز نہ لینا ہو گی

ظاہر ہے آپ ہلے اس سفر میں جانا چاہتے ہیں؟ لیکن وعدہ کریں کہ جب آپ کو پیاس لگے گی تو مجھ سے پانی نہ مانگیں گے

حق کا ہلے لشکر روانگی کے لیے تیار ہے

ہلے لشکر کا کوئی نہ کوئی نعرہ ضرور ہوتا ہے آپ کی نظر میں اس لشکر کا کیا نعرہ ہو گا؟

سنو! یہ سارا لشکر ایک ہی آواز لگا رہا ہے: یا لثا رات الحسین اے خونخواران حسین (۱)

امام جانتے ہیں کہ صدیوں سے شیعہ امام حسین علیہ السلام پر آنسو بہا رہا ہے

---

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «إِنَّ الْقَائِمَ إِذَا قَامَ بِمَكَّةَ... نَادَى مُنَادِيَهُ: أَلَا، لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا»: بصائر الدرجات ص ۲۰۸، الکافی ج ۱ ص ۲۳۱، کمال الدین ص ۶۷۰، الغیبه للنعمانی ص ۲۴۴.



جی ۱۰! یہ نام امام حسین علیہ السلام کے جو دلو کو منقلب کر دیتا ہے

میں سوچ میں پم گیا کہ اس لشکر نے اپنا نعرہ امام حسین علیہ السلام کی خونخواری کیوں رکھا ہے جبکہ ہزار سال سے زائد عرصہ گزر گیا ہے یزید اور اس کے فوجی بھی مر گئے ہیں؟

یہ خدا کا ایک قانون ہے کہ اگر کسی مظلوم کا خون دنیا میں مشرق میں گرے اور جو مغرب میں ہو وہ اس سے راضی ہو تو وہ بھی اس جرم میں شریک شمار ہو گا (۱)

اگرچہ یزید اور یزیدی مر گئے ہیں لیکن آج بھی ہمت سے گروہ ہیں کہ جو یزیدی کاموں پہ افتخار کرتے ہیں!

سفیانی اور اس کے سپاہی یزید کے راستے پر گامزن ہیں اگر یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا ہے آج سفیانی جو شہر کوفہ میں ہے، جو کوئی بھی امام حسین کا نام لیتا ہے اسے شہید کر دیتا ہے (۲)

- ۱- الإمام الصادق (علیه السلام): «شعارهم یا لثارات الحسین»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۰۸، مستدرک الوسائل ج ۱۱ ص ۱۱۴.
- ۲- الإمام الرضا (علیه السلام): «ذراری قتله الحسین یرضون أفعال آبائهم ویفتخرون بها ، ومن رضی شیئاً کان کمن أتاه ، ولو أن رجلاً قُتل فی المشرق فرضی بقتله رجل فی المغرب ، لکان الراضی عند الله شریک القاتل...»: علل الشرائع ج ۱ ص ۲۲۹، عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۲۴۷، بحار الأنوار ج ۴۵ ص ۲۹۵، ج ۵۲ ص ۳۱۳.



## زخمیوں کی طبی امداد

عورتوں کا ایک گروہ عفت و حیا کا کمال کے ساتھ امام زمانہ علیہ السلام کے لشکر کے ساتھ آئے آپ سوال کریں گے کہ یہ لشکر جنگ کے لیے جا رہا ہے؟

پس یہ عورتیں کیوں جا رہی ہیں؟

کیا آپ نہ سنا ہے کہ جب بلی حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جنگ کے لیے جاتے، کچھ عورتیں بلی آپ کے ساتھ ہوتی ہیں جو زخمیوں کی مرہم پللی کرنے کے لئے ساتھ جاتی ہیں؟ اب امام بلی سیرت ح حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر چلنا چاہتے ہیں کچھ عورتوں کو زخمیوں کی مرہم پللی کے لیے ساتھ لے کر جا رہے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اطلاع دی ہے کہ اس لشکر میں حضرت سمیہ بلی ہیں وہی جو حضرت عمار یاسر کی ماں ہیں اور اسلام کی پہلی شہید عورت ہیں (۱)۔

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «یبعث السفیانی جیشاً إلى الكوفه وعدتهم سبعون ألفاً، فیصیبون من أهل الكوفه قتلاً وصلباً و سبیاً...»: الغیبه للنعمانی ص ۲۸۹، الاختصاص للمفید ص ۲۵۶، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۳۸، تفسیر العیاشی ج ۱ ص ۲۴۵، تفسیر نور الثقلین ج ۱ ص ۴۸۶۔

و شیردل عورت تھی جو ابو جہل کے ظلم و ستم کی وجہ سے شہید ہوئی، لیکن اپنے عقیدے و ایمان سے دستبردار نہ ہوئی۔ (۱)

اب خدا انہیں اس استقامت کا اجر دے گا، اس لیے انہیں زندہ کیا تاکہ اسلام کی عزت کو دیکھ سکیں۔

ان عورتوں میں ایک ”ام ایمن“ بلی ہے کیا انہیں جانتے ہیں؟

ام ایمن جنگ احد، حنین اور خیبر میں لشکر اسلام کے ساتھ تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔

اب وہ بلی خدا کے حکم سے زندہ ہوتی ہے تاکہ فرزند حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے لشکر کے سپاہیوں کی مرہم پالی کر سکیں۔

---

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «مع القائم ثلاث عشره امرأه، قلت: وما يصنع بهنّ، قال: يداوين الجرحى، قلت: سمهنّ لى، فقال: ... وسميته أمّ عمار بن ياسر»: دلائل الإمامہ ص ۴۸۴. «أول شهيد استشهد فى الإسلام سمّيه أمّ عمار»: الاستيعاب ج ۴ ص ۱۸۶۴، الطبقات الكبرى ج ۸ ص ۲۶۴، البدايه والنهائيه ج ۳ ص ۷۶.



## اس بپتہ ر کو لائو

امام اپنہ ایک صحابی کو مکہ کا گورنر بنا کر اپنا جانشین مقرر کرتے ہیں اور مدینہ روانگی کا حکم صادر کرتے ہیں۔ (۱)

لشکر امام مدینہ کی طرف گامزن ہے

موسم بہت گرم ہے آہستہ آہستہ ہر ایک پر پیاس کا غلبہ ہو رہا ہے

میں بھی بہت پیاسا ہوں یہ سوچ رہا تھا کہ اس صحرا میں پانی کہاں سے تلاش کروں کیا آپ بھی پیاسے ہیں؟

امام بھی اپنے ساتھیوں کی ہلک و پیاس کو دیکھتے ہیں حکم دیتے ہیں کہ لشکر کو اس جگہ روک دیا جائے

یہ بیان جگہ ہے ہر طرف ریت ہی ریت نہ کوئی درخت نہ کوئی سایہ اور اوپر سے صحرا کی گرمی

اڈلر کیا ہو رہا ہے؟ کیوں تمام نظریہ اڈلر لگی ہیں؟

امام نے حکم دیا ہے کہ اس بپتہ ر کو لایا جائے

---

۱- حضرت أمّ ایمن أهدأ وحنیناً وخیراً... تداوی الجرحی... اسمها برکه بنت ثعلبه: الإصابه ج ۸ ص ۳۶۱، الطبقات الکبری ج ۸ ص ۲۲۵، أعیان الشیعه ج ۳ ص ۵۵۵.

یہ پتھر کس کا تھا؟

گویا جب سے مکہ سے روانہ ہوئے یہی پتھر بلی اس لشکر کے ساتھ تھا

اب امام اپنی عصا اس پتھر پر مارتے ہیں اچانک سب پکارتے ہیں پانی! پانی!

کتنا! اور میں! پانی اس پتھر سے جاری ہو جاتا! اس پتھر اور عصا کا کیا ماجرا ہے؟

اصل ماجرا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں لو جاتا ہے، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کسی بیابان میں پیاس میں گرفتار ہو گئی، نزدیک تھا کہ سب پیاس سے ہلاک ہو جائیں، پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی عصا کو ایک پتھر پر مارا وہاں سے بارش چشم جاری ہوئی

پوری قوم بنی اسرائیل جس کی تعداد چھ لاکھ افراد سے زیادہ تھی اس پانی سے سیراب ہوئے اب وہی پتھر امام زمانہ علیہ السلام کے سامنے ہے (۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ پتھر امام زمانہ علیہ السلام کو وراثت میں ملا ہے، جیسا آپ تمام انبیاء کے وارث ہیں (۲)

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «یستخلف منها رجلاً من أهله...»: بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۱۱.

۲- «تسیل کلّ عین فی جدول إلى سبط كانوا ستمئه ألف»: تفسیر البیضاوی ج ۱ ص ۳۲۹، مجمع البحرین ج ۱ ص ۴۶۲.

پانی جو اس پتھر سے جاری ہوتا ہے پیاس کو بھلی مٹاتا ہے اور بلوک کا خاتمہ بھی کرتا ہے (۱)

---

۱- الإمام الباقر (عليه السلام): «ويحمل حجر موسى بن عمران وهو وقر بعير ، فلا- ينزل منزلاً- إلا- انبعث عين منه...»: بصائر الدرجات ص ۲۰۸، الكافي ج ۱ ص ۲۳۱، كمال الدين ص ۶۷۰، الغيبة للنعماني ص ۲۴۴.



## لشکر امام کا مکہ واپس لوٹنا

اہلبی م مکہ سے زیادہ دور نہ لے گئے تھے کہ ایک ناخوشگوار خبر ملی

امام کو یہ اطلاع دی گئی کہ مکہ کے لوگوں نے بغاوت کر دی ہے اور مکہ کے گورنر کو قتل کر دیا ہے (۱)

اب امام حکم دیتے ہیں کہ لشکر کو واپس مکہ پہنچایا جائے

مکہ کے لوگوں کو اطلاع ملتی ہے وہ جانتے ہیں کہ اس لشکر کا مقابلہ نہ لے کر سکتے اس بنا پر گریں (روئے ہوئے)

کرتے ہوئے، امام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہتے ہیں: "اے مہدی آل محمد، ہماری توبہ قبول کر لیں" (۲)

آپ کیا سمجھتے ہیں امام ان کی توبہ قبول کر لیں گے؟

جی ہاں! آپ صحیح سمجھتے ہیں، جی ہاں وہ اسی کہ بیٹے ہیں کہ جب ان کی نظر ابن ملجم پر پڑی اپنی بیٹی امام حسن

علیہ السلام سے فرمایا: میرے بیٹے اس

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «من كان جائعاً شبع ، ومن كان ظمأً روى»: الغيبة للنعمانی ص ۲۴۴، بحار الأنوار ج ۱۳ ص ۱۸۵،

ج ۵۲ ص ۳۲۴.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «فإذا سار منها وثبوا عليه فيقتلونہ»: بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۱۱.

کے ساتھ ملربانی سے پیش آؤ اس کے ساتھ نیکی کرو ایسا نہ ہو کہ وہ بھوکا پیاسا رہے (۱)

حضرت امام علی علیہ السلام کو جب سر میں ضرب لگ چکی تو آپ اپنے بچوں کو قاتل کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی نصیحت کر رہے ہیں!

امام زمانہ علیہ السلام بھی حضرت امام علی علیہ السلام کے بیٹے ہیں وہ تمام مکہ کے لوگوں کو معاف کرتے ہیں!

سچ ہے، ایسی کونسی حکومت ہے جو اتنی محبت و الفت سے پیش آتی ہے؟

کیا آج تک آپ نے سنا ہے کہ کسی شہر کے لوگوں نے بغاوت کی ہے اور گورنر کو قتل کیا ہے؛ لیکن حکومت نے انہیں معاف کر دیا ہے؟

وہ لوگ جو لوگوں کو امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور سے راتوں میں نادانستہ طور پر دشمن کے کھیت کو سیراب کرتے ہیں

نادانستہ طور پر، ہم یہ عمل کیوں کریں؟

۱- الإمام الصادق (علیه السلام): «فیأتونه مهطعین مقنعی رؤوسهم ، یبکون ویتضرعون ویقولون: یامهدی آل محمد، التوبه التوبه» بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۱۱.

کیونکہ ہم لوگوں میں امام کے شوق دیدار میں اضافہ کریں، تاکہ وہ ظہور کا انتظار کریں، اگر ہم لوگوں کو امام سے  
دراپہ گئے تو یہ وہی چیز ہے کہ جو مکتب تشیع کے دشمن چاہتے ہیں۔

ہمارے امام زمانہ علیہ السلام خدا کی رحمت و لطف کے مظہر ہیں۔ وہ آئیے گے تاکہ دنیا میں بلائی چارے میں اضافہ  
ہو۔ (۱)

پہلے حال امام، مکہ کے تمام لوگوں کو معاف کر دیں؛ ایک اور شخص کو گورنر مقرر کرنے کے بعد پہلے مدینہ کی  
جانب روانہ ہونے کے لیے۔ (۲)

ابلی مکہ سے کچھ ہی دور ہونے کے لیے کہ خبر ملی: لوگوں نے ایک مرتبہ پہلے بغاوت کردی ہے اور نئے گورنر کو ابلی  
قتل کر دیا ہے۔

امام اس مرتبہ فیصلہ کرتے ہیں کہ شہر مکہ کو ظالموں کے وجود سے پاک کیا جائے، آپ اپنے چند ساتھیوں کو مکہ  
بہیجتے ہیں تاکہ اس شہر میں امن و امان قائم کریں۔ (۳)

۱- «اطعمہ یا بنی مہیا تأکلہ... ارفق یا ولدی بأسیرک وارحمہ ، وأحسن إلیہ وأشفق علیہ»: بحار الأنوار ج ۴۲ ص ۲۸۷،  
مستدرک الوسائل ج ۱۱ ص ۷۹.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «... أخرج منه الداعی إلى سبیلی والخازن لعلمی الحسن ، وأكمل ذلك بابنه (م ح م د) رحمہ  
للعالمین...»: الکافی ج ۱ ص ۵۲۸، کمال الدین ص ۳۱.

۳- الإمام الصادق (علیہ السلام): «فیعضہم وینذرہم ویستخلف علیہم خلیفہ ویسیر»: بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۱۱.



## ہفتاب کے دشمنوں سے انتقام

امام زمانہ کا لشکر شہر حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے نزدیک ہو رہا تھا

اگرچہ سفیانی کے لشکر کی ایک بہت بڑی تعداد بیابان ”بیدا“ میں غرق ہو چکی تھی لیکن اہلی تک مدینہ پر اس کا کنٹرول تھا

انہوں نے شہر مدینہ میں بہت زیادہ ظلم و ستم کیا یہ مسجد نبوی اور حرم رسول کو ویران کر دیا

لشکر امام شہر مدینہ میں داخل ہوتا تھا اور اس شہر پر امام کا کنٹرول ہو جاتا تھا امام مسجد نبوی میں داخل ہوتا تھا اور اس کی تعمیر کا حکم دیتا تھا

جی ہاں! یہ مدینہ شہر غم و اندو کا شہر!

یہ مدینہ تھی کہ جب لوگوں نے خانہ وحی کو آگ لگائی، اہلی بلی اس شہر سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے رونہ کی آوازیں سنائی دیتی تھیں، قدم قدم پر مظلومیت زہرا کے نشان باقی تھے

امام اپنی مظلوم ماہ کا انتقام لینا چاہتے ہیں اگر کل خانہ زہراء کو آگ لگائی گئی، آج خدا کا حکم سے انہیں زندہ کیا جائے گا تاکہ انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے (۱)

یہاں پر شیعہ کا دل خوشی سے مسرور ہو جاتا ہے

امام شہر مدینہ کے بعد کوفہ کی جانب روانہ ہوئے ہیں چونکہ خدا نے حکومت مہدی کا دارالخلافہ کوفہ کو قرار دیا ہے

---

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «فيثبون عليه بعده فيقتلونه فيرد إليهم...»: بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۱۱.

## کوفہ کی جانب

کیا آپ نے سید حسنی کا نام سنا ہے؟

وہ امام حسن علیہ السلام کے بیٹے اور میں سے ہیں۔ وہ جو خراسان میں قیام کریں گے اور لوگوں کو امام زمانہ علیہ السلام کی طرف دعوت دیں گے۔

سید حسنی نے سنا ہے کہ کوفہ سفیانی کے کنٹرول میں ہے اس لیے اپنی فوج کو کوفہ کی جانب روانہ کرتے ہیں تاکہ سفیانی کو شکست دے کر کوفہ کو آزاد کرائیں۔

انہوں نے سیاہ رنگ کے پرچم کو اپنا لیا۔ منتخب کیا ہے اور بار بار ہزار سپاہیوں کے ساتھ کوفہ کی جانب پیش قدمی کرتے ہیں۔ (۱)

جب سفیانی کو اس کی اطلاع ملتی ہے وہ کوفہ کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ شہر سید حسنی کے ساتھ لوہے کی فتح ہو جاتا ہے۔ (۲)

سفیانی کا کوفہ سے فرار ایک جنگی تکنیک ہے؛ کیونکہ اس کی اصلی جنگ امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھ ہے، اسی لیے وہ اپنی قوت کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «ثم يدخل المسجد فينقص الحائط حتى يضعه إلى الأرض... وذلك الحطب عندنا نتوارثه»: دلائل الإمامہ ص ۴۵۵.

۲- الإمام الباقر (علیہ السلام): «يخرج شاب من بني هاشم... يأتي من خراسان...»: الملا-حم والفتن ص ۱۲۰. عن الإمام الصادق (علیہ السلام): «...يخرج الحسنی... يصيح بصوت له فصيح: يا آل أحمد أجيوا الملّهوف»: بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۱۵، مکیال المکارم ج ۱ ص ۷۷. عن رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم): «حتى يبعث الله رايه من المشرق سوداء... حتى يأتوا رجلاً اسمه اسمي»: الملا-حم والفتن ص ۱۲۱، کتاب الفتن للمروزی ص ۱۸۹. علی (علیہ السلام): «فيلحقه رجل من أولاد الحسن (علیہ السلام) في اثني عشر ألف فارس...»: معجم أحاديث الإمام المهدي (علیہ السلام) ج ۳ ص ۹۷.

اہلی کوفہ نے یہ پہنچے کہ خبر ملتی ہے کہ کوفہ کو سید حسنی نے فتح کر لیا ہے

اب لشکر حق آسانی سے اس شہر میں داخل ہو سکتا ہے

میرا دل چاہتا ہے کہ مسجد کوفہ کو دیکھوں اور میں لمحات گن رہا ہوں کہ جتنا جلدی ہو سکے کوفہ میں داخل ہوؤں؛ لیکن لشکر رک جاتا ہے

اب کیا ہو گیا ہے؟

امام حکم دیتے ہیں کہ لشکر کو کوفہ سے باہر ہی روک دیا جائے

اس طرف دیکھیے!

سید حسنی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہماری طرف بڑھے ہیں اور امام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں عرض ادب و سلام کرتے ہیں وہ اپنے امام پر محکم اعتقاد رکھتے ہیں؛ لیکن اپنے ساتھیوں کے یقین کو بے گناہ کی خاطر امام کو اس طرح مخاطب کرتے ہیں: "اگر آپ مدی آل محمد ہیں اپنی امامت کی نشانیاں دکھائیے" (۱)

شاید آپ کہیں کہ امامت کی نشانی کیا ہے؟

۱- «ولم یزل یقتل الظلمہ حتی یرد الکوفہ...»: بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۱۵.



سید حسنی کی مراد عصاء موسیٰ علیہ السلام اور حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا عمامہ اور انگوٹھی  
 امام زمانہ علیہ السلام سید حسنی جس چیز کا تقاضا کرتے ہیں دکھاتے ہیں

سید حسنی اللہ اکبر، اللہ اکبر کی آوازیں بلند کرتے ہیں

سب دیکھتے ہیں اور وہ امام کی پیشانی کا بوسہ لیتے ہیں (۱)

بعد میں سید حسنی کہتے ہیں: "اے فرزند رسول خدا آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں" (۲)

سید حسنی امام کے ساتھ بیعت کرتے ہیں اور عہد و پیمانہ کرتے ہیں جب اس کے ساتھی یہ منظر دیکھتے ہیں وہ بھی  
 امام کی بیعت کرتے ہیں

اب وقت آن پہنچا کہ امام شہر کوفہ میں داخل ہوئے امام اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد کوفہ میں مستقر ہوئے یہ اس  
 مسجد میں جگہ جگہ خیمہ نصب کرتے ہیں (۳)

آج پہلی رات تھی جب لشکر امام مسجد کوفہ میں آیا تھا وہ صبح تک اپنے خدائے مہربان کے ساتھ راز و مناجات میں  
 رہے

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «... فيخرج الحسنی فيقول: إن كنت مهدي آل محمّد فأين هراوه جدك رسول الله (صلى الله  
 عليه وآله وسلم) وخاتمه وبردته...»: بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۱۵.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «... فيقول: جعلني الله فداك، إعطني رأسك أقبّله، فيعطيه رأسه فيقبّله بين عينيه...»:  
 تفسير العياشي ج ۲ ص ۵۹.

۳- الإمام الصادق (عليه السلام): «... فيقول الحسنی: الله أكبر، مدّ يدك يابن رسول الله حتى نبايعك»: بحار الأنوار ج ۵۳ ص  
 ۱۵.

کیا جاننے کے لیے اس مسجد میں ایک مستحب نماز پڑھنے کا ثواب ایک عمر کے برابر ہے (۱)

چند روز گزر جاتے ہیں

پتہ چلتا ہے کہ امام اپنے کچھ اصحاب کے ساتھ کوفہ کے اطراف کے بیابانوں میں جاتے ہیں پس ہم بھی ان کے ساتھ جاتے ہیں تاکہ دیکھیں کیا ہوتا ہے کچھ دیر چلنے کے بعد امام بیابان کے وسط میں رکتے ہیں اپنے اصحاب کو گھومنے کا حکم دیتے ہیں

تو وہی دیر کے بعد پتہ چلتا ہے کہ زمین کے اندر سے اسلحہ ملتا ہے!

جی ہاں یہ وہ اسلحہ ہے کہ جو خدا نے امام زمانہ علیہ السلام کے لیے تیار کیا ہے (۲)

امام اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہیں کہ اس اسلحہ کو شہر کوفہ میں لے جائیں اور اپنے سپاہیوں میں تقسیم کر دیں اصحاب امام اس اسلحہ کو لے کر کوفہ لو آتے ہیں

۱- الصادق: «ضرب القائم الفساطيط في مسجد كوفان...»: الغيبة للنعمانی ص ۳۳۴.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «فإن الصلاة المكتوبة فيه حجة مبروره، والناقله عمره مبروره»: الكافي ج ۳ ص ۴۹۱، وسائل الشيعه ج ۵ ص ۲۶۱، الغارات ج ۲ ص ۸۰۲، فضل الكوفه ومساجدها ص ۲۹. عن الإمام الباقر (عليه السلام): «فقال لأصحابه: تعبدوا ليلتكم هذه، فيبيتون بين راع وساجد...»: تفسير العياشي ج ۲ ص ۵۹.



## سفینی کاتوبہ کرنا

اس مدت کے دوران جب امام کوفہ میں تھے ستر ہزار لوگ امام مہدی کے لشکر سے آملے ہوئے۔ (۱)

امام کا اصل مقصد عدالت اور امن و امان کا قیام کرنا ہے اسی لیے آپ سفینی سے جنگ کے لیے جاتے ہیں یہ خبر سفینی کو بھی ملتی ہے

سفینی سوچ میں پڑ جاتا ہے اسے تین لاکھ کے لشکر کی یاد آتی ہے کہ بیابان ”بیدا“ میں زمین میں دہنس گئے وہ رے سفینی کے لیے خود بھی ایسی ہی سر نوشت کا شکار نہ ہو جائے

اب، سفینی توبہ کرنے اور اپنی جان بچانے کا فیصلہ کرتا ہے

کیا امام اس کی توبہ کو قبول کر لیں گے؟

دیکھو! یہ سفینی اپنے لشکر سے جدا ہو کر تہا امام کی خدمت میں آئے چونکہ وہ اکیلا آیا ہے اس کے پاس اسلحہ نہیں ہے اصحاب امام اسے ملنے کی اجازت دیتے ہیں۔ (۲)

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «إذا قام القائم أتى رحبه الكوفة فقال برجله هكذا، وأوماً بيده إلى موضع، ثم قال: احفروا هنا، فيحفرون فيستخرجون اثني عشر ألف درع واثني عشر ألف سيف»: الاختصاص ص ۳۳۴، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۷۷.

۲- الإمام الباقر (علیہ السلام): «إذا ظهر القائم ودخل الكوفة، بعث الله تعالى من ظهر الكوفة سبعين ألف صدّيق، فيكونون في أصحابه وأنصاره...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۹۰.

سفیانی امام کے پاس آ کر بات کرتا ہے

میں بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں کہ دیکھوں کہ نتیجہ کیا ہوتا ہے، کیا امام اس کو قبول کر لیتے ہیں؟

کوئی بلی بلا نہ لے سکتا ہے سفیانی نہ بہت زیادہ قتل و غارت کی ہے اور ہزاروں شیعوں کو شہید کیا ہے

کیا میں صحیح دیکھ رہا ہوں؟ یہ سفیانی امام کی بیعت کر رہا ہے! امام نہ سفیانی کی توبہ کو قبول کر لیا ہے

میری جان آپ پر قربان ہے مہربان امام

آپ اس قدر مہربان ہیں کہ ہزاروں شیعوں کے قاتل کو بلی بخش دیتے ہیں!

پس کیوں کچھ جھوٹے لوگ، لوگوں کو آپ کی تلوار سے راتے ہیں؟ کیوں میں ان جھوٹی باتوں کو قبول کرتا رہا ہوں؟ کیوں؟

اب سفیانی امام کی بیعت کرنے کے بعد اپنے لشکر کی طرف واپس آتا ہے جب وہ اپنے لشکر سے ملتا ہے تو اس کے سپاہی کہتے ہیں

....جناب کماندار! آپ کا کام کا انجام کیا ہوا؟

....میں نہ تیار ہوا اور امام کی بیعت کر لی (۱)

....کتنی بلی غلطی کر لی اور اپنے لیے ذلت کو خرید لیا

....تمہاری مراد کیا ہے؟

....آپ اتنے بے لشکر کماندار ہیں کہ سب آپ کا حکم کا تابع ہیں؛

لیکن اب آپ ایک سپاہی سے زیادہ نہیں اب اپنے کماندار کی اطاعت کریں (۲)

جی ہاں سفیانی کے سپاہی اس کی کمزوریوں سے آگاہ ہیں اور جانتے ہیں وہ قدرت کا پیاسا ہے اس کے ان جذبات سے کہیلے ہیں

سفیانی تو وہی دیر کا لیم سوچ میں پوب جاتا ہے لیکن سفیانی کے سپاہیوں کی باتیں اپنا اثر دکھا چکی ہیں بالآخر وہ اپنے فیصلے پر پریشان ہو جاتا ہے

۱- الإمام الباقر (علیہ السلام): «إذا بلغ السفیانی... يتجرّد بخيله حتى يلقى القائم...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۸۸.

۲- الإمام الباقر (علیہ السلام): «فيجيء السفیانی فيبايعه ، ثم ينصرف إلى أصحابه»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۸۸.

اب و امام کے ساتھ اپنی بیعت کو تو دیتا اور فیصلہ کرتا کہ شہر کوفہ پر حملہ کر کے امام کے ساتھ جنگ کرے (۱)۔

---

۱- الإمام الباقر (عليه السلام): «ثم ينصرف إلى أصحابه فيقولون: ما صنعت؟ فيقول: أسلمت وبايعت، فيقولون له: قبح الله رأيك، بينما أنت خليفة متبوع فصرت تابعاً»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۸۸.

## ایک سخت جنگ کا سامنا

سفیانی بھت مغرور ہو گیا ہے؛ کیونکہ اس کے سپاہیوں کی تعداد امام کے لشکر سے دو گنا زیادہ ہے اور اصحاب امام کی تعداد سے آگاہ ہے!

....دس ہزار سپاہی مکہ سے امام کے ساتھ آتے ہیں۔

....بارہ ہزار سپاہی سید حسنی کے ساتھ خراسان سے آتے ہیں۔

....ستر ہزار کوفہ سے لوگ امام کے ساتھ ملحق ہوتے ہیں۔

جبکہ سفیانی کی فوج میں ایک لاکھ ستر ہزار سپاہی موجود ہیں۔ اسے قطعی طور پر کامیابی کا یقین ہے اس لیے وہ کوفہ کی جانب روانہ ہوتا ہے (۱)۔

وہ نہیے جانتا کہ ہزاروں فرشتے، ہمارے مولا کی رکاب میں ان کی مدد کر رہے ہیں۔

اب امام کو پتہ چلتا ہے کہ سفیانی جنگ کے لئے کوفہ کی جانب آ رہا ہے (۲)۔

- ۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «... جيش السفیانی وأصحابه والناس معه ، وذلك يوم الأربعاء...»: بحار الأنوار ج ۵ ص ۳۸۷.
- ۲- أمير المؤمنین (علیہ السلام): «... فیخرج بخيله ورجاله وجيشه فی مئتی ألف وستین ألفاً...»: معجم أحادیث الإمام المهدي (علیہ السلام) ج ۳ ص ۹۴



لشکر امام کوفہ سے باہر اپنی پوزیشن لے لیتا ہے اب دونوں لشکر آمنہ سامنہ سے امام لشکر سفیانی کے پاس جاتے ہیں ان کو سمجھاتے ہیں

سفیانی کے ساتھی امام سے کہتے ہیں: جس راستہ سے آؤں گے وہیں واپس چلے جائیں گے (۱)

امام اپنی بات ان سے جاری رکھتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں: کیا جانتے ہو کہ میں پیغمبر کا بیٹا ہوں

نہیں جانتا کیا ہوتا ہے سفیانی ابلی جنگ سے گریز کرتا ہے ، شاید اس لیے کہ ابلی پوری طرح جنگ کے لیے تیار نہ ہیں یا حملہ کرنے کی پوری تیاری نہ ہے کیونکہ اس نے امام کی باتوں کو سنا ہے اور احتمال ہے کہ امام کی باتوں کا اثر اس پر ہوا ہے

سفیانی چاہتا ہے کہ کچھ دنوں کے لیے جنگ کو موخر کر دے تاکہ امام کی باتوں کا اثر زائل ہو جائے وہ عقب نشینی کا حکم دیتا ہے اور صورتحال پر امن ہو جاتی ہے

---

۱- الإمام الصادق (علیہ السلام): «... جيش السفیانی وأصحابه والناس معه ، وذلك يوم الأربعاء ، فیدعوهم ویناشدهم حقه ، ویخبرهم أنه مظلوم مقهور ، ویقول: من حاجنی فی الله فأنا أولى الناس بالله...»: نفس المصدر ج ۵ ص ۳۸۷.

روز جمعہ کا سورج طلوع کرتا ہے امام کو اطلاع ملتی ہے کہ سفیانی نے امام کے ایک صحابی کو شہید کر دیا ہے

گویا سفیانی کوفہ پر حملہ کا ارادہ رکھتا ہے (۱)

امام دفاع کے لیے تیار ہو جاتا ہے سخت جنگ کا آغاز ہو جاتا ہے

سفیانی جنگ کا آغاز کرتا ہے اور امام کے کچھ ساتھی شہید ہو جاتے ہیں خوش نصیب ہیں وہ جو اپنی آرزو کو پہنچانے اب خدا کا وعدہ پورا ہوتا ہے سفیانی میدان کے درمیان کے اور اپنے سپاہیوں کی کثرت سے خوش ہے

اچانک وہ دیکھتا ہے کہ ایک ایک کر کے اس کے سپاہی گرتے ہیں سفیانی نے جاننا کہ فرشتہ امام کی مدد کے لیے آگئے ہیں سفیانی لرگزر گمان نہیں کرتا تھا کہ اس کے سپاہی اس طرح گرنا شروع ہو جائیں گے

سفیانی جب ان حالات کو دیکھتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ مقابلہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے وہ چند ساتھیوں کے ساتھ ملکر فرار اختیار کرتا ہے (۲)

کیا آپ نے ”صباح“ کا نام سنا ہے؟

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «... فيقولون: ارجع من حيث شئت لا- حاجه لنا فيك...»: معجم أحاديث الإمام المهدي (عليه السلام) ج ۳ ص ۳۰۶.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «فإذا كان يوم الجمعة يعاود ، فيجىء سهم فيصيب رجلاً من المسلمين فيقتله ، فيقال: إن فلاناً قد قُتل...»: بحار الأنوار ج ۵ ص ۳۸۷.

و امام کے لشکر کا ایک سپاہی اور چند سپاہیوں کے ساتھ مل کر سفیانی کا پیچھا کرتا اور بالآخر اس کو گرفتار کر لیتا ہے

مغربین کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے نماز کے بعد سفیانی کو امام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے

سفیانی امام کو مخاطب کر کے کہتا ہے: مجھے مہلت دیجئے

امام اپنے اصحاب کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: آپ کی رائے اس کے بارے میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہر کام کرنے میں آپ کی رائے کو ہلای شامل کرو

اصحاب امام مشورہ کرتے ہیں اور بالآخر فیصلہ کرتے ہیں کہ سفیانی کو سزا دی جائے اس نے بہت سے شیعوں کو بہرحمانہ انداز میں قتل کیا ہے پیمان شکنی ہلای کی ہے

اس طرح سفیانی کو اس کے لیے کی سزا مل جاتی ہے اور دنیا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کے شر سے محفوظ ہو جاتی ہے (۱)

۱- أمير المؤمنين (عليه السلام): «فتكون وقعه يهلك الله فيها جيش السفينى ويمضى هارباً»: معجم أحاديث الإمام المهدي (عليه السلام) ج ۲ ص ۹۶.



## فلسطین کی طرف روانگی

سفیانی کی ہلاکت اور اس کے لشکر کی تباہی کے بعد امام فیصلہ کرتے ہیں کہ اپنے لشکر کو پوری دنیا میں بھیجیں۔ تین سو تیرے افراد میں سے ایک کو ضروری احکامات کے بعد پوری دنیا کے مختلف حصوں میں روانہ کیا جاتا ہے۔ امام فرماتے ہیں کہ جب وہیں جائیں اور ان کے لیے کوئی نیا مسئلہ درپیش ہو کہ جس کا حل انہیں معلوم نہ ہو تو اپنی تہذیبی پر نگاہ کریں؛ اس طرح انہیں اس کا جواب مل جائے گا (۱)۔

اب خدا حافظی کا وقت!

یہ تین سو تیرے با وفا اصحاب امام سے جدا ہوتے ہیں۔

یہاں پر امام کے ایک کو اپنے پاس بلاتے ہیں اپنے ساتھ کو ان کے سینہ پر پیرتے ہیں (۲)۔

کیا اس کام کی علت (وجہ) جانتے ہیں؟

- ۱- أمير المؤمنين (عليه السلام): «فأخذه رجل من الموالى اسمه صباح ، فأتى به إلى المهدي (عليه السلام) وهو يصلي العشاء الآخرة ، فيخفف صلاته... فيقول: شأنكم وإياه ، اصنعوا به ما شئتم...»: معجم أحاديث المهدي ج ۳ ص ۹۶.
- ۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «... فإذا ورد عليك أمر لا تفهمه وتعرف القضاء ، فانظر إلى كفك واعمل بما فيها...»: الغيبة للنعماني ص ۳۳۴، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۶۵.

یہ تین سو تیرے افراد پوری دنیا میں امام کے نمائندے ہیں اور ان میں تمام خوبیوں کا پایا جانا ضروری ہے امام کے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرنے سے ان کی ذمہ داری کو بہتر انداز میں انجام دینے کی صلاحیت میں اضافہ ہو جاتا ہے

تمام اصحاب اپنے گروہوں کے ساتھ دنیا کے مختلف حصوں کی جانب روانہ ہو جاتے ہیں تاکہ جلد از جلد پوری دنیا پر مہدوی حکومت تشکیل پاسکے (۱)

امام کے اصحاب کے پاس عجیب و غریب قدرت ہے حتیٰ کہ پانی کے اوپر بھی چل سکتے ہیں اسی لیے دریاؤں کو عبور کرنے کے لیے انہیں کسی کشتی کی ضرورت نہیں (۲)

امام کسی کو فلسطین نہیں بھیجتے نہ تو آپ تعجب کرتے ہیں اور وجہ پوچھتے ہیں

دیکھو امام خود فلسطین جا رہے ہیں، کیونکہ وہ اہل یمن واقعات رونما ہو گئے پس امام کا وہاں ہونا ضروری ہے

۱- الإمام الباقر (علیه السلام): «فبیعت الثلاثمئۃ والبضعۃ عشر رجلاً إلى الآفاق کلها ، فیمسح بین أکتافهموعلی صدورهم»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۴۵، تفسیر العیاشی ج ۲ ص ۶۰.

۲- الإمام الباقر (علیه السلام): «کأنی بالقائم یفرق الجنود فی البلاد...»: الإرشاد ج ۲ ص ۳۷۹، روضه الواعظین ص ۲۶۴.

اس بنا پر امام چند اصحاب کے ساتھ بیت المقدس قدس کی طرف روانہ ہوئے یہ کچھ دنوں کے بعد امام بیت المقدس پہنچ جاتے ہیں

اور چند روز اس شہر میں قیام کرتے ہیں یہاں تک کہ روز جمعہ آجاتا ہے

اور آپ نہیں جانتے کہ وہ روز جمعہ کتنا اہم اور تاریخ ساز دن ہے! اس دن کچھ عیسائی اس شہر میں جمع ہو گئے اور ایک اہم واقعہ رونما ہو گا

جمعہ کا دن آجاتا ہے کتنا عظیم اجتماع ہے تمام منتظر ہیں

ادھر دیکھو! سر کو اٹھاؤ اور آسمان کی طرف دیکھو

کیا اس سفید بادل کو دیکھ رہے ہیں؟ وہ جوان کون ہے جو اس پر سوار ہے

کیا ان دو فرشتوں کو دیکھتے ہو جو ان کے ساتھ ہیں؟ (۱)

وہ بادل زمین کی طرف آ رہا ہے بیت المقدس میں ایک شور و غل برپا ہے!

شاید وہ جوان، حضرت عیسیٰ ہیں!

جی ہاں! آپ کا گمان صحیح ہے، وہ حضرت عیسیٰ ہیں

---

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «فإذا بلغوا الخليج كتبوا على أقدامهم شيئاً ومشوا على الماء»: الغيبة للنعماني ص ۳۳۴، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۶۵.

و سفید بادل قدس کے پاس رکنا اور حضرت عیسیٰ اس سے اترتے ہیں

عیسائی خوشی سے پھولوں، نیلے، سہاگے اور ان کی طرف بے پرواہی اور کتے، بچے، مہم آپ کے یارو مددگار ہیں

آپ کیا سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں کیا جواب دیں گے؟

حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں: " تم میرے مددگار نہیں ہو " (۱)

تمام عیسائی تعجب کرتے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی طرف توجہ کیے بغیر آگے بڑھتے ہیں

و کہتے ہیں جا رہے ہیں؟ اِدھر دیکھو!

امام زمانہ مسجد الاقصیٰ کے محراب میں کھڑے ہیں ان کے تمام اصحاب ان کے پیچھے صف میں کھڑے ہیں اور وقت نماز کا انتظار کر رہے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام محراب کی جانب پڑھتے ہیں امام کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں امام زمانہ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:

۱- «تحملہ غمامہ ، واضع یدہ علی منکب ملکین»: کتاب الفتن للمروزی ص ۳۴۷، تاریخ مدینہ دمشق ج ۱ ص ۲۲۹.



۱۱ عیسیٰ علیہ السلام آپ آگے کھڑے ہوئے اور ہمارے امام جماعت بنے۔ (۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کتے کے ذریعے زمین پر آپ کا وزیر بننے آیا اور نہ کہ امام میں آپ کے پیچھے نماز پڑھو۔  
گا (۲)

نماز برپا ہوتی ہے، تمام عیسائی تعجب سے دیکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ساتھ نماز میں کھڑے  
نماز پڑھنے کے لیے

یہاں پر بہت سے عیسائی مسلمان ہو جاتے ہیں اور امام کے ساتھ ملحق ہو جاتے ہیں۔

۱۱ میرے مسافر! امام کا یہاں پر ایک اور بلی پروگرام ہے اور وہ صندوق مقدس کا معاملہ ہے۔

کیا جانتے ہیں کہ صندوق مقدس کیا ہے؟

یقیناً آپ نے سنا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا میں آئے ان کی ماں نے ان کو ایک صندوق میں رکھا اور دریا  
کے سپرد کر دیا۔

۱- «ثم يأتيه النصارى فيقولون: نحن أصحابك، فيقول: كذبتهم، بل أصحابي المهاجرون بقيه أصحاب الملحمة، فيأتي مجمع  
المسلمين»: كتاب الفتن للمروزي، ص ۳۴۷.

۲- «وينزل عيسى بن مريم (عليه السلام)... فيقول له أميرهم: يا روح الله تقدم، صل»: مسند أحمد ج ۴ ص ۲۱۷، تفسير ابن كثير  
ج ۱ ص ۵۹۳، الدر المنثور ج ۲ ص ۲۴۳.

و صندوق اس وقت امام کے پاس آئے اور اس وقت وہ اس صندوق کو اپنے ساتھ لائے۔ شاید یہ صندوق یہودیوں کی ہدایت کا سبب بن جائے!

کیا جانتے ہیں کہ یہ صندوق یہودیوں کے نزدیک کتنا مقدس ہے؟

کیا جانتے ہیں کہ یہ صندوق یہودی کے مقدس ترین تبرکات میں سے ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی وفات سے قبل اصلی تو رات کو مہلی کی لوح پر لکھا تھا اور اسے اس صندوق میں رکھا تھا اور اپنے جانشین ”یوشع“ کے حوالے کیا تھا۔

جب تک یہ صندوق ان یہودیوں کے درمیان تھا وہ عزت والا تھا؛ لیکن جب سے وہ صندوق ان کے ہاتھوں سے گیا ان کی عزت بلی ختم ہو گئی۔

جی ہاں! انہوں نے اس صندوق کی حرمت کا خیال نہ رکھا۔ خدا نے اس صندوق کو ان سے لے لیا۔<sup>(۱)</sup>

۱- «فیقول: بل صل أنت بأصحابك، فقد رضی الله عنك، فإنما بُعثت وزيراً ولم أُبعث أميراً»: کتاب الفتن للمروزی ص ۳۴۷.

اچھا ہے ایک اور سوال بیان کرتا ہوں: کیا جانتے ہیں کہ جب ایک پیغمبر بنی اسرائیل اس دنیا سے گئے تو کون ان کے جانشین ہوں؟

جس کے پاس یہ صندوق ہوتا، و بعد والا نبی ہوتا اور یہودی اس کے سامنے تسلیم ختم ہوتے ہیں (۱)

اب امام کا ارادہ ہے کہ اس صندوق کو یہودیوں کو دے دے۔

جب یہودی اس گمشدہ صندوق کو دیکھے گا تو تعجب کریں گا ایک کثیر تعداد امام پر ایمان لے آئے گی کیونکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ جس کے پاس یہ صندوق ہے اس کے سامنے سر تسلیم ختم کر لو (۲)

ایک بہت بڑی تعداد حق کو قبول کرنے سے اجتناب کرے گی امام ان کے ساتھ جنگ کریں گے اور انہیں شکست دے گا

اب بیت المقدس میں امام کا کام مکمل ہو جاتا ہے اور امام کوفہ کی طرف لو جاتے ہیں

۱- الإمام الباقر (عليه السلام): «هذا التابوت هو الذي أنزله الله على أم موسى فوضعت فيه فألقته في البحر فلما حضرت موسى الوفاة وضع فيه الألواح...»: بحار الأنوار ج ۸۷ ص ۱۱۰، التبيان ج ۲ ص ۲۹۳، تفسير مجمع البيان ج ۲ ص ۱۴۳.

۲- (وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ...): (البقره: ۲۴۸). عن الإمام الصادق (عليه السلام): «السلح فينا بمنزله التابوت في بني إسرائيل ، يدور الملك حيث دار السلح ، كما كان يدور حيث دار التابوت»: بصائر الدرجات ص ۱۹۷، الخصال ص ۱۱۷.





## کوفہ کی طرف واپسی

خبریں ملتی ہیں کہ ایک کے بعد ایک ملک امام کے اصحاب کے ساتھ تلوے فتح ہو رہا ہے

اچھی بات یہ ہے کہ ہمت سے ملک بغیر کسی مزاحمت کے امام کی حکومت کو تسلیم کر رہے ہیں اور حکومت عادلانہ مالدوی کا حصہ بنتے جا رہے ہیں۔ اصحاب امام نے صرف تیرے شہروں اور گروہوں سے جنگ کی ہے (۱)

جی ہاں پوری دنیا میں ایک حکومت تشکیل پا چکی ہے (۲)

دنیا کے ہر کونے میں توحید پرستی کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور پوری دنیا کے لوگوں کے دلوں میں اہل بیت کی محبت پیدا ہو رہی ہے (۳)

دنیا کا صرف ایک ہی دین اسلام ہے اور یہ وہی وعدہ ہے جو خدا نے اپنے نبی کے ساتھ کیا ہے (۴)

۱- «یظهر تابوب السکینہ... فیوضع بین یدیه بیت المقدس ، فإذا نظرت إلیہ الیہود أسلمت إلا القلیل منهم...»: الملاحم والفتن للمروزی ص ۲۲۳، الملاحم والفتن للسید ابن طاووس ص ۱۵۰.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «ثلاث عشره مدینہ و طائفہ یحارب القائم أهلها و یحاربونہ...»: الغیبہ للنعمانی ص ۳۰۹، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۶۳.

۳- رسول الله (صلی الله علیہ وآلہ وسلم): «... آخرهم القائم الذی یفتح الله تعالی ذکره علی یدیه مشارق الأرضومغاربها»: الأمالی للصدوق ص ۱۷۳، کمال الدین ص ۲۸۲.

۴- الإمام الصادق (علیہ السلام): «إذا قام القائم ، لا یبقی أرض إلا نودی فیها شهادہ أن لا إله إلا الله ، وأنّ محمّداً رسول الله»: ینابیع المودّہ ص ۲۳۶. عن الإمام الباقر (علیہ السلام): «إذا قام القائم ، عرض الإیمان علی کلّ ناصب ، فإن دخل فیہ بحقیقہ...»: الکافی ج ۸ ص ۲۲۷، شرح الأخبار ج ۳ ص ۳۷۵.

اسی دن جب امام نے مکہ میں ظالموں کو گھرانے سے نکال دیا تو آج تک عالمی حکومت کے قیام میں صرف آٹھ ماہ گزرے ہیں۔ (۱)

اب امام اپنے اسلحہ کو زمین پر رکھتے ہیں کیونکہ اگر جنگ امن و امان قائم ہو گیا ہے

امام کوفہ میں سکونت اختیار آتے ہیں اور یہ شہر عالمی حکومت کا دارالحکومت بن جاتا ہے

مسجد کوفہ میں اب لوگوں کی گنجائش نہیں ہے۔ اسی لیے امام شہر کوفہ میں چند دیگر مساجد بنانے کا اقدام کرتے ہیں۔ (۲)

امام مسجد سلیمان کو اپنے گھر کے طور پر انتخاب کرتے ہیں۔ یہ مسجد حضرت ادریس اور حضرت ابراہیم کا گھر ہے۔ (۳)

پوری دنیا امام کے اختیار میں ہے دنیا کی تمام دولت امام کے پاس ہے، لیکن ان کی زندگی بہت ہی سادہ ہے۔ (۴)

۱- الإمام الباقر (عليه السلام): «في قول الله: (لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)، يكون أن لا يبقى أحد إلا أقرّ بمحمد (صلى الله عليه وآله وسلم)»: تفسير العياشي ج ۲ ص ۸۷، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۴۶.

۲- الإمام الباقر (عليه السلام): «يضع سيفه على عاتقه ثمانية أشهر»: كمال الدين ص ۳۱۸، ۳۲۹، الغارات ص ۱۲، شرح الأخبار ص ۲۸۸، الغيبة للنعماني ص ۱۶۸، ۳۲۰، الملاحم والفتن ص ۱۳۹، ۱۴۰، بحار الأنوار ص ۳۶۸.

۳- أمير المؤمنين (عليه السلام): «لأنّ مسجد الكوفة ليضيق عليهم... بُنِيَ لَهُ أَرْبَعُ مَسَاجِدَ، مَسْجِدَ الْكُوفَةِ أَصْغَرُهَا، وَهَذَا وَمَسْجِدَانِ فِي طَرَفِي الْكُوفَةِ...»: تهذيب الأحكام ج ۳ ص ۲۵۴، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۷۴.

۴- الإمام الصادق (عليه السلام): «كأني أرى نزول القائم في مسجد السهلة بأهله وعياله... كان فيه منزل إدریس وكان منزل إبراهيم»: فضل الكوفة ومساجدها ص ۴۳، المزار لابن المشهدی ص ۱۳۴، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۱۷.

جی سا! امام اپنہ دادا حضرت علی علیہ السلام کی سنت پہ عمل کرتے ہیں کہ جو اپنی حکومت کے دوران سادہ ترین لباس اور غذا استعمال کرتے تھے:

امام جہاں بھی جاتے ہیں سائے ان کے سر پر رہتا ہے بادل ایک خوبصورت آواز دیتا ہے: یہ مہدی ہیں (۱)

جتنا بھی وقت گزرتا ہے امام کی جوانی میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوتی اور آپ ہرگز بو نہیں دیتے (۲)

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «... فوالله ما لبسه إلا الغليظ ، ولا طعامه إلا الجشب...»: الغيبة للنعماني ص ۲۳۹، الغيبة للطوسي ص ۴۶، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۵۴.

۲- الإمام الصادق (عليه السلام): «على رأسه غمامه تظلمه من الشمس ، تدور معه حيثما دار ، تنادى بصوت فصيح: هذا المهديّ (عليه السلام)»: الأملی للطوسی ۲۹۲، بشاره المصطفی (صلى الله عليه وآله وسلم) ص ۲۸۴.





## زمین پر جنت

اب چاہتا ہو کہ بتائو ظلم اور کس زمانہ کے وقت زندگی کیسی ہو گی، کیا سننا پسند کریں گے؟

آپ کو زمانہ ظلم اور کی تمام خوبیاں اس طرح نظر آئیں گی:

اس زمانہ میں تمام خوبیاں اکٹھی ہو گی (۱)

تمام آسمان اور زمین خوشی و انساب میں ہو گے؛ کیونکہ عدل کی حکومت قائم ہوگی (۲)

ظلم و ستم کا نام و نشان نہ ہوگا

لوگوں میں فقر و غربت کا خاتمہ ہو چکا ہے صدقہ دینے کو فقیر نہ ملے گا (۳)

تمام لوگ دنیا کی بجائے عبادت کے عاشق ہو جائیں اور اپنے کمال کو خدا کی بندگی میں تلاش کرتے ہوئے اور لرگز گناہ

نہیں کرتے (۴)

فرشتے انسانوں پر سلام کرتے ہوئے ان کے ساتھ معاشرت کرتے ہوئے

۱- الإمام الرضا (عليه السلام): «علامته أن يكون شيخ السنّ شابّ المنظر... وإنّ من علامته أن لا يهرم بمرور الأيام والليالي عليه حتّى يأتي أجله»: كمال الدين ص ۶۵۲، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۲۸۵.

۲- الإمام الحسين (عليه السلام): «الخير كلّه في ذلك الزمان يقوم قائمنا»: الغيبة ص ۲۱۳.

۳- رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم): «... يفرح به أهل السماء والأرض، والطير في الهواء، والحيتان في البحر»: الملاحم والفتن ص ۲۸۱. عن رسول الله: «لا تذهب الدنيا حتّى يملكك رجل من أهل بيتي... اسمه اسمي يملأ الأرض عدلاً وقسطاً...»: فتح الباری ج ۱۳ ص ۱۸۵، المعجم الصغير ج ۲ ص ۱۴۸، صحيح ابن حبان ج ۱۵ ص ۲۳۸، المعجم الأوسط ج ۴ ص ۲۵۶، تفسير الرازی ج ۲ ص ۲۸، الجرح والتعديل ج ۲ ص ۴۹۴، تاريخ بغداد ج ۱ ص ۳۸۷، سير أعلام النبلاء ج ۵ ص ۱۱۶.

۴- الإمام الصادق (عليه السلام): «لا يجد الرجل منكم يومئذ موضعاً لصدقته ولا لبرّه؛ لشمول الغنى جميع المؤمنين»: الإرشاد ج ۲ ص ۳۸۴، بحار الأنوار ج ۲ ص ۳۸۴. عن الإمام الصادق (عليه السلام): «يطلب الرجل منكم من يصله... فلا يجد أحداً يقبل منه»: الإرشاد ج ۲ ص ۳۸۱، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۳۷.

جی! لوگو! دل پاک ہو گئے۔ لوگ فرشتوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ (۱)

خدا لوگوں پر رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے تمام لوگوں کی عقل کامل ہو جاتی ہے۔ (۲)

علم و دانش عام ہو گئی ہے اور انسان کا علم اور ترقی دس گنا ہو گئی ہے۔ (۳)

خداوند متعال نے لوگوں کی قوت بینائی اور سماعت میں اضافہ کر دیا ہے تاکہ لوگ پوری دنیا سے بغیر کسی وسیلہ کے امام کو دیکھ سکیں اور بات بلی سن سکیں۔ (۴)

جو لوگ امام کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں فرشتے انہیں کوفہ لے جاتے ہیں پھر واپس اپنے وطن پہنچا دیتے ہیں۔ (۵)

مومن اس قدر مقام پا لیتے ہیں کہ امام ہر ایک کو ایک لاکھ فرشتوں میں اپنا نمائندہ قرار دیتا ہے۔ (۶)

پوری دنیا میں کوئی بیمار نظر نہ لے آتا سب لوگ صحت و سلامتی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ (۷)

۱- الإمام الصادق (عليه السلام): «... يحسن حال عامه الناس... لا يعصى الله في أرضه...»: بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۱۲۸.

۲- الإمام الرضا (عليه السلام): «إذا قام القائم، يأمر الله الملائكة بالسلام على المؤمنين والجلوس معهم في مجالسهم...»: دلائل الإمامة ص ۴۵۵.

۳- الإمام الباقر (عليه السلام): «إذا قام قائمنا وضع الله يده على رؤوس العباد، فجمع بها عقولهم...»: الكافي ج ۱ ص ۲۵، كمال الدين ص ۶۷۴، الخرائج والجرائح ج ۱ ص ۲۴.

۴- الإمام الصادق (عليه السلام): «العلم سبعة وعشرون حرفاً، فجميع ما جاءت به الرسل حرفان، فلم يعرف الناس حتى اليوم غير حرفين، فإذا قام القائم أخرج الخمسة والعشرين حرفاً فبثها في الناس...»: مختصر بصائر الدرجات ص ۱۱۷، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۳۶.

۵- الإمام الصادق (عليه السلام): «إن قائمنا إذا قام، مد الله عز وجل لشيعتنا في أسماعهم وأبصارهم، حتى لا يكون بينهم وبين القائم بريد، يكلمهم فيسمعون...»: الكافي ج ۸ ص ۲۴۱، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۳۶.

۶- الإمام الرضا (عليه السلام): «إذا أراد واحد حوجه أرسل القائم من بعض الملائكة أن يحمله...»: دلائل الإمامة ص ۴۵۵.

۷- الإمام الرضا (عليه السلام): «ومنهم من يصيره القائم قاضياً بين مئة ألف من الملائكة...»: دلائل الإمامة ص ۴۵۵.

پوری دنیا میں کھیلے بلے اختلاف نظر نہیے آتا اور رقوم قبیلہ کے لوگ آرام و سکون کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ (۱)

کوئی کسی کے ساتھ دشمنی و حسادت نہیے کرتا ہر ایک صمیم قلب سے دوسرے کو پسند کرتا ہے۔ (۲)

اس زمانہ میں دوستیا سچی ہے امام کے حکم پر دوست کو دوست سے وراثت ملتی ہے۔ (۳)

پوری دنیا میں امن قائم ہو گیا ہے اس طرح کے وحشی درندہ بلے انسانوں کو نقصان نہیے پہنچاتے حتیٰ کہ بلی یا بلے بلے حملہ نہیے کرتا۔ (۴)

خدا کی رحمت میں اضافہ ہر طرف لریالی ہی لریالی ہوتی ہے۔ (۵)

یہ وہی خوبصورت ظہور ہے کہ تمام انبیاء اللہی جس کے منتظر تھے وہ ظہور کے جو تمام انسانوں کے دلوں کی آواز ہے۔ (۶)

۱- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): «... ولا یمرض ، ویقول الرجل لغنمه ولدوابه: اذهبوا وارعوا...»: الملاحم والفتن ص ۲۰۳، کتاب الفتن للمروزی ص ۳۵۴.

۲- الإمام الصادق (علیہ السلام): «لیرفع عن الملل والأدیان الاختلاف ، ویكون الدین کلہ واحداً...»: مختصر بصائر الدرجات ص ۱۸۰، بحار الأنوار ج ۵۳ ص ۴.

۳- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): «... ولا تشاح ولا تحاسد ولا تباغض...»: الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۳۵، کنز العمال ج ۱۴ ص ۳۳۳.

۴- الإمام الصادق (علیہ السلام): «فلو قد قام قائمنا أهل البيت ، ورث الأخ الذی آخی بینہما...»: کتاب من لا یحضرہ الفقیہ ج ۴ ص ۳۵۲، مستدرک الوسائل ج ۱۷ ص ۱۸۶.

۵- رسول اللہ (علیہ السلام): «الحيات والعقارب ظاهره ، لا تؤذی أحد ولا يؤذیها أحد ، والسبع علی أبواب الدور یستطعم ، لا يؤذی أحد...»: الملاحم والفتن ص ۲۰۳، کتاب الفتن للمروزی ص ۳۵۴. عن رسول اللہ (علیہ السلام): «... وحتى یمرّ الرجل علی الأسد فلا یضرّه...»: الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۳۵، کنز العمال ج ۱۴ ص ۳۳۳.

۶- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): «فلا تمنع السماء شیئاً من قطرها ، ولا الأرض شیئاً من نباتها»: الجامع الصغیر ج ۲ ص ۴۰۲، مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۴، الكامل ج ۳ ص ۹۹، تذکرہ الحفاظ ج ۳ ص ۸۳۸، تاریخ ابن خلدون ج ۱ ص ۸۰۸. عن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): «یؤذّن للسماء فی القطر ، ویؤذّن للأرض فی النبات ، حتی لو بذرت حبک فی الصفا لنبت...»: الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۳۵، فوائد العراقيین ص ۴۴ عن أمير المؤمنین (علیہ السلام): «... لأنزلت السماء قطرها ، ولأخرجت الأرض نباتها»: تحف العقول ص ۱۱۵، الخصال ص ۶۲۴، بحار الأنوار ج ۵۲ ص ۳۱۶.





## آخري بات

ا جان جلا، ا چچو لوئو خزانم تم پر سلام لو

اب پتہ چلا۔ كم كم آپ كا ظور كتنا خوبصورت كم كم به صبرى سمه آپ كا انتظار كر ركم كم كم آپ تشرىف لائكم كم كم نوازش فرمائكم اور كم كم پياس كو سىراب كرىكم كم كم

بسم الله الرحمن الرحيم والحمد لله رب العالمين

کوثر وجود زهراءؑ مرضیہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں پیش

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

کیا علم والا اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ سورہ زمر / ۹

تعارف:

تعارف:

کمپیوٹر ریسرچ انسٹیٹیوٹ اصفہان، ۲۰۰۷ء حضرت آیت اللہ حاج سید حسن فقیہ امامی (قدس سرہ الشریف)، کے زیر نگرانی، یونیورسٹی اور حوزہ علمیہ کے علماء اور ماہرین و مفکرین کی مخلصانہ اور روزانہ کی انتہائی کوششوں کے ساتھ مذہبی، ثقافتی اور علمی شعبوں میں اپنی سرگرمیاں شروع کی ہیں

XX

منشور:

کمپیوٹر ریسرچ انسٹیٹیوٹ اصفہان نے اسلامی علوم کے میدان میں محققین و مفکرین کو کتابوں تک تیز رفتار طریقہ سے پہنچانے کا بیہوش کن اور یوں دیکھتے ہوئے کہ اس میدان میں کام کرنے والا سرگرم ادارہ اور مراکز بکوں کو ہونے اور جدا جدا ہیں جن تک رسائی ہلی ناممکن لگتی ہے اس لئے صرف اور صرف علمی فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ہر طرح کے ذاتی تعصب، سماجی نقطہ اختلاف، قومی اور قبائلی اختلاف کو پرے جھکھکتے ہوئے ایک پروجیکٹ کا آغاز کیا اس بنیاد پر قائم کیا گیا: «شیعہ مراکز اور ادارہ کی تخلیق کردہ اور شائع کردہ تمام کتابوں اور انکے کاموں کو نظم و ضبط اور ترتیب و تنظیم دینے کو ہونے لگا۔ ایک یکنواخت کردہ ذریعہ ماہرین اور محققین کے پاس کتابوں اور تحقیقی مقالات کا انبار ہو اور انکی جیب میں دنیا جہاں کا کتابخانہ موجود ہو تاکہ وہ ہر دم اس سے فائدہ اٹھا سکیں، تعلیم یافتہ نسل اور تمام طبقات کے لئے مفید مواد مختلف زبانوں اور مختلف فارمیٹس میں تیار کرنا اور اسے سائبر اسپیس میں مفت منتشر کرنا اور دلچسپی رکھنے والوں تک پیغام اہلیت علیہم السلام پہنچانا ہمارا مقصد ہے»

XX

ہمارے مقاصد:

اسلامی ثقافت اور معارف ناب ثقلین کا فروغ اور ترویج و توسیع (کتاب اللہ و اہل البیت علیہم السلام) لوگوں، اور خاص طور پر نوجوانوں کی عام حوصلہ افزائی تاکہ وہ مذہبی مسائل زیادہ قریب سے سمجھ سکیں موبائل، ہیلڈ اور کمپیوٹرز میں بیکار اور بے ہودہ مواد کے بجائے مفید مواد کو ہونا اور مدرسہ اور یونیورسٹی کے محققین و مفکرین کے لئے خدمات فراہم کرنا

لوگوں میں مطالعہ کی عمومی ثقافت کو عام کرنا

اپنی اشاعتوں کو ایجیٹل بنانے کے لئے پبلشرز اور مصنفین کو ترغیب دلانا

XX

پالیسی:



قانونی لائسنس اور اجازت کے مطابق کام کرنا  
مفکر اور ہم سو مراکز کے ساتھ تعلقات و مواصلات  
متوازی اور تکراری کام سے بچنا  
صرف علمی مواد فراہم کرنا  
اشاعت کے ذرائع کا ذکر

ظاہر ہے کہ تمام کتابوں میں مندرج چیزوں کی ذمہ داری مصنف پر ہے  
ہمیں کوئی ذمہ داری نہیں ہے

انسٹیٹیوٹ کی دیگر سرگرمیاں:

کتابیں، کتابچے اور دیگر ایڈیشن کی اشاعت

کتاب پبلشرز کے مقابلوں کا انعقاد

مجازی نمائشوں کا انعقاد: تلہری، مذہبی جگہوں میں پنورما، سیاحت اور ...

اینیمیشن کی تخلیق، کمپیوٹر گرافکس وغیرہ

اس ایڈریس کے ساتھ ویب سائٹ شروع کرنا: [www.ghaemiyeh.com](http://www.ghaemiyeh.com)

گرامائی پروڈکشن، لیکچرز اور ...

مذہبی، اخلاقی اور نظریاتی و عقائدی سوالات کے جواب دینے کے نظام کی شروعات اور حمایت

اکاؤنٹنگ سسٹم، میڈیا بنانے والا، موبائل میکر، بلوتوت خود کار اور دستی نظام، ویب کیوسک، ایس ایم ایس اور ... کی

نظام سازی

عوام کے لئے مجازی تعلیمی نصاب اور لرننگ کورسز (مجازی)

لیچر لرننگ کورسز (مجازی)

۱. کمپیوٹرز، میبل اور موبائل کے لئے گلوبل فارمیٹس میں مختلف قسم کے ریسرچ سافٹ ویئر کی تولید و تخلیق: JAVA

۲. ANDROID

۳. EPUB

۴. CHM

۵. PDF

۶. HTML

۷. CHM

۸. GHB

۱. چار عدد مار کے کتاب قائمہ کے نام سے، ورژن: ANDROID

۲. IOS

۳. WINDOWS PHONE

۴. WINDOWS

تین زبانوں فارسی، عربی اور انگریزی میں انسٹی کی ویب سائٹ پر مفت میں دستیاب

ا

اختتامی کلمات:

م اس ادارے، مرکز، مراجع معظم تقلید کے دفاتر، تنظیموں، ناشرین، مصنفین اور تمام معزز بزرگوں اور دوستوں

جنہوں نے ہمیں اس مقصد تک پہنچانے میں ہماری مدد کی یا اپنے لیے ہمارے اختیار میں قرار دیا شکر گزار ہیں۔

ا

مرکزی دفتر کا پتہ:

اصفہان - خیابان عبدالرزاق - بازارچہ حاج محمد جعفر آبادہ ای - کوچہ شہید محمد حسن توکلی - پلاک ۱۲۹ - طبقہ اول

ویب سائٹ: [www.ghaemiyeh.com](http://www.ghaemiyeh.com)

ای میل: [Info@ghbook.ir](mailto:Info@ghbook.ir)

مرکزی دفتر ہیلی فون: ۰۰۹۸۳۱۳۴۴۹۰۱۲۵

تہران ہیلی فون: ۰۲۱ ۸۸۳۱۸۷۲۲

تجارت اور فروخت: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹

صارفین کے معاملات: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹



مرکز تحقیقات رایانگی

اصفهان

# گامی

WWW



برای داشتن کتابخانه های تخصصی  
دیگر به سایت این مرکز به نشانی

**[www.Ghaemiyeh.com](http://www.Ghaemiyeh.com)**

[www.Ghaemiyeh.net](http://www.Ghaemiyeh.net)

[www.Ghaemiyeh.org](http://www.Ghaemiyeh.org)

[www.Ghaemiyeh.ir](http://www.Ghaemiyeh.ir)

مراجعه و برای سفارش با ما تماس بگیرید.

۰۹۱۳ ۲۰۰۰ ۱۰۹

